صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ **13** ستمبر **2011**ء بمطابق **14** شوال **1432**ہجری بعداز دوپہر چار بجکر دس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم۔ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

خٰلِدِینَ فِیهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالۡاَرۡضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیدُO وَاَمَّا الَّذِینَ سُعِدُوا فَفِی الۡجَنَّةِ خٰلِدِینَ فِیهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالۡاَرۡضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ عَطَآءً غَیۡرَ مَجۡذُوذٍ O فَلَا تَكُ فِی مِرۡیَةٍ مِّمَّا یَعۡبُدُ هٰٓؤُلَآءِ مَا یَعۡبُدُونَ اِلَّا كَمَا یَعۡبُدُ اٰبَآؤُهُم مِّن قَبۡلُ وَاِنَّا لَمُوَفُّوهُمۡ نَصِیبَهُمۡ غَیۡرَ مَنقُوصٍ ۔

(ترجمہ): اور ہمیشہ ہمیشہ کو اس میں رہیں گے جب تک آسمان و زمین قائم ہیں ہاں اگر خدا ہی کو (نکالنا) منظور ہو تو دوسری بات ہے (کیونکہ) آپ کا رب جو کچھ چاہے اس کو پورے طور سے کر سکتا ہے۔ اور رہ گئے وہ لوگ جو سعید ہیں سو وہ جنت میں ہوں گے (اور) وہ اس میں (داخل ہونے کے بعد) ہمیشہ ہمیشہ کو رہیں گے جب تک آسمان و زمین قائم ہیں ہاں اگر خدا ہی کو (نکالنا) منظور ہو تو دوسری بات ہے وہ غیر منقطع عطیہ ہوگا۔ سو (اے مخاطب) جس چیز کی پرستش یہ کرتے ہیں اس کے بارے میں ذرا شبہ نہ کرنا یہ لوگ بھی اسی طرح (بلا دلیل بلکہ خلاف دلیل) عبادت (غیر اللہ کی) کر رہے ہیں جس طرح ان کے قبل ان کے باپ دادا عبادت کرتے تھے اور ہم یقیناً (قیامت کو) ان کا حصہ (عذاب کا) ان کو پورا پورا بے کم و کاست پہنچادیں گے۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔ 'کوئسچنز آور' ۔۔۔۔۔

جناب وجیہہ الزمان خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: 'کوئسچنز آور' کے بعد جی، آپ کا اپنا ہاؤس ہے اور بالکل سب کو اجازت ملے گی لیکن کوئسچنز آور ذرا ضروری ہے۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

Mr. Speaker: 'Question`s Hour': Mohtarama Zarqa Bibi-----

محترمہ نور سحر: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی نور سحر صاحبہ۔

محترمہ نور سحر: سپیکر صاحب، اس کوئسچن کے حوالے سے میرے تین کوئسچنز آ چکے ہیں اور ابھی تک اس پر کوئی کارروائی نہیں ہوئی، اسلئے رول 48 کے تحت نوٹس کیلئے میں آپ سے اپیل کرتی ہوں کہ آپ اس پر ڈسکشن کا موقع دے دیں۔

جناب سپیکر: پہلے Supplementary questions / answers ہو جائیں، ابھی Answer بھی نہیں ہوا اور آپ نے نوٹس دے دیا۔

محترمہ نور سحر: سر، میرا مطلب یہ ہے کہ اس پر ڈسکشن کرا دیں۔

جناب سپیکر: بات ایسی ہے کہ نہ ہی کوئسچن نمبر بتایا ہے، کوئی پروسیجر بھی ہوتا ہے نا؟

محترمہ نور سحر: کوئسچن نمبر 1128۔

جناب سپیکر: جی۔

* 1128 _ محترمہ زرقا (سوال محترمہ نور سحر نے پیش کیا): کیا وزیر ہاؤسنگ از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ بخشو پل پشاور کے قریب محکمہ ہاؤسنگ کی اراضی موجود ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ ہاؤسنگ نے اس زمین پر ناساپہ میں فلیٹس تعمیر کئے ہیں؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ محکمہ کے سکیل ایک تا سکیل پندرہ کے کئی ملازمین ذاتی مکان سے محروم ہیں؛

(د) آیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ ہاؤسنگ کے بے گھر ملازمین کو ریگی للمہ میں پلاٹس نہیں دیئے گئے ہیں؛

(ھ) اگر (الف) تا (د) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا حکومت محکمہ ہذا کے گریڈ ایک تا گریڈ پندرہ کے ملازمین کو آسان قسطوں پر مذکورہ فلیٹس دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب امجد خان آفریدی (وزیر ہاؤسنگ): (الف) درست ہے۔

(ب) یہ فلیٹس ہاؤسنگ اتھارٹی اسلام آباد نے تعمیر کئے تھے۔

(ج) مذکورہ محکمہ میں سکیل ایک تا سکیل پندرہ 18 ملازمین ہیں جن میں سے 12 ملازمین کے پاس ذاتی اور 2 کے پاس سرکاری مکانات ہیں۔

(د) محکمہ ہاؤسنگ کے اکثر ملازمین کو ریگی للمہ میں پلاٹس دیئے جاچکے ہیں۔

(ھ) بختشو پل کے قریب ناساپہ کے مقام پر مرکزی حکومت نے مذکورہ فلیٹس تعمیر کئے تھے جو کہ مکمل نہیں ہیں۔ بعد میں مرکزی حکومت نے یہ فلیٹس حکومت صوبہ خیبر پختونخوا (محکمہ ہاؤسنگ) کو فروخت کر دیئے۔ کافی غور و خوض کے بعد مجاز اتھارٹی نے ان فلیٹس کو موجودہ حالت میں فروخت کرنے کا فیصلہ کیا۔ محکمہ ہذا نے تین بار مذکورہ فلیٹس کی فروخت کیلئے اخباروں میں تشہیر کی مگر سوائے پشاور ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کے کسی نے بھی ان فلیٹس کو خریدنے میں دلچسپی کا اظہار نہیں کیا۔ چنانچہ محکمہ نے صوبائی حکومت کو ایک سمری بھیجی ہے تاکہ فلیٹس میں نامکمل کام کو مکمل کیا جاسکے اور رہنے کے قابل بنایا جاسکے۔ مجاز اتھارٹی نے جو بھی فیصلہ کیا، محکمہ اس کا پابند رہیگا۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

محترمہ نور سحر: سر، میں اس میں نوٹس کیلئے آپ کو۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہں جی؟

محترمہ نور سحر: سر، نوٹس کیلئے پھر ریکویسٹ کرتی ہوں کہ رول 48 کے تحت اجازت دے دیں کہ اس پر ڈسکشن ہو جائے۔

جناب سپیکر: بس، یہ تو سپلیمنٹری نہیں ہوا نا؟ نوٹس خواہ مخواہ دینا چاہتی ہیں تو نوٹس بھجوادیں۔ شاہ حسین صاحب، پلیز۔

جناب شاہ حسین خان: د دے خو جی جواب نشته، ستا سو د بار بار هدایاتو باوجود او دا په 11-03-2010 باندے ایډمټ شوے دے، بیا ډیپارټمنټ ته په 17-03-2010 لیږلے شوے دے، نن 13-09-2011 دے او جواب ئے نه دے راغلے۔ یو نیم کال ئے اوشو او د دے سوال جواب نه دے راغلے ستا سو د بار بار هدایت باوجود۔

جناب سپیکر: دا شهزادگان دی۔

جناب شاہ حسین خان: د شهزادگانو نه تپوس او کړئ جی۔

جناب سپیکر: لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے سیکرٹری کو ہدایت کی جاتی ہے کہ Within two days اس کا جواب دے دیں اور یہ انتہائی افسوس کی بات ہے کہ ایک سال، سوا سال سے زیادہ ہوا، ڈیڑھ سال ہو رہا ہے کہ کوسچن آ رہا ہے اور اس کا جواب نہیں آ رہا ہے، یہ بہت Embarrassing ہے پورے ڈیپارٹمنٹ کیلئے بھی اور ہمارے لئے بھی Embarrassing بن رہا ہے۔ جاوید عباسی صاحب، کوسچن نمبر؟

جناب محمد جاوید عباسی: جی 1108۔

جناب سپیکر: جی۔

* 1108 _ جناب محمد جاوید عباسی: کیا وزیر بلدیات و دیہی ترقی از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ بلدیات کے تحت مختلف ترقیاتی اتھارٹیز کام کر رہی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) یہ ترقیاتی اتھارٹیز کہاں پر ہیں اور ان ترقیاتی اتھارٹیز نے پچھلے دس سالوں کے دوران کن لوگوں کو پلاٹ الاٹ کئے ہیں اور ان سے کتنی رقم وصول کی گئی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) مذکورہ اتھارٹیز کے پاس کل کتنے پلاٹس موجود ہیں اور ان کو کب تک نیلام کیا جائے گا، نیز الاٹ شدہ پلاٹس سے حاصل ہونے والی آمدنی تاحال کتنی ہے اور کس مد میں خرچ کی جائے گی، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: (الف) جی ہاں۔

(ب) (i) یہ ترقیاتی اتھارٹیز پشاور، مردان، سوات، صوابی، کوہاٹ، کرک، بنوں، ڈی آئی خان، مانسہرہ، ایبٹ آباد اور گلیات میں ہیں۔ ان ترقیاتی اتھارٹیز نے پچھلے دس سالوں کے دوران پلاٹس نیلامی کے بنیاد پر الاٹ کئے ہیں، جن کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

(ii) مذکورہ ترقیاتی اتھارٹیز کے پاس موجودہ پلاٹس کی تفصیلات ایوان میں پیش کی گئی۔ ان پلاٹس کو مناسب وقت اور حالت پر الاٹ کیا جائے گا۔ الاٹ شدہ پلاٹس سے تا حال کل آمدنی

-/4,72,74,58,290روپے حاصل ہو چکے ہیں۔ حاصل شدہ رقم کو تنخواہوں اور مختلف ترقیاتی کاموں مثلاً واٹر سپلائی، بجلی، سیورج اور سٹریٹ لائٹس وغیرہ پر خرچ کیا جاتا ہے۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

جناب محمد جاوید عباسی: جی سر۔ خیبر پختونخوا کے اندر ہماری جتنی بھی ڈیویلپمنٹ اتھارٹیز ہیں، میں نے ان کے بارے میں پوچھا ہے کہ کتنی اتھارٹیز ہیں، کہاں کہاں پر ان کے پلاٹس ہیں اور اس سے کتنی آمدنی حاصل ہوئی ہے اور جو سب سے اہم بات میں پوچھنا چاہ رہا تھا کہ مختلف ادوار میں مختلف لوگوں میں انعام کے طور پر پلاٹس تقسیم کئے گئے ہیں، اپنے اپنے دور میں پلاٹوں کی بندر بانٹ کی گئی ہے، جو بھی اقتدار میں آتا رہا ہے، اس نے ان اتھارٹیز کو اپنے لئے اور اپنے رشتہ داروں کیلئے استعمال کیا تو میں نے یہ پوچھنا چاہا کہ لسٹ دی جائے کہ کن کن اتھارٹیز میں کن کن لوگوں کو پلاٹس الاٹ ہوئے ہیں؟-----

جناب سپیکر: ایک منٹ جی، ایک منٹ۔ لوکل گورنمنٹ کے منسٹر صاحب تو کافی دنوں سے، جی کیا کریں؟

جناب محمد جاوید عباسی: پینڈنگ کر دیں سر۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): پینڈنگ کر دیں لوکل گورنمنٹ کے-----

جناب سپیکر: نہیں، وہ تو ٹھیک ہے لیکن کم از کم آنریبل لاء منسٹر صاحب کو تو بریف کرنا چاہیئے تھا، یہ بھی ایک اور غفلت-----

جناب محمد جاوید عباسی: سر، یہ تو ڈیپارٹمنٹ کا کام تھا، منسٹر صاحب کا تو نہیں تھا-----

جناب سپیکر: وہی نا-----

جناب محمد جاوید عباسی: یہ تو ڈیپارٹمنٹ کو چاہیئے تھا کہ-----

جناب سپیکر: نہیں نہیں-----

جناب محمد جاوید عباسی: یہ تو ڈیپارٹمنٹ کو چاہیئے کہ وہ بریف کرے اور ڈیپارٹمنٹ سیریس نہیں لے رہا ہے اس معاملے کو-----

جناب سپیکر: نہیں نہیں، یہ ضروری ہے کہ کم از کم اگر متعلقہ منسٹر صاحب نہ ہو تو لاء منسٹر صاحب کو یا کسی اور منسٹر صاحب کو ذمہ داری دے دیتے ہیں جو کہ-----

(شور)

جناب سپیکر: ہس جی؟

جناب شاہ حسین خان: باقی سوالات واخلئ او لوکل گورنمنټ والا پریږدئ، دا به بیا اوکړو، دا د لوکل گورنمنټ سوالات پریږدئ جی، دا ډیر مزیدار سوالونه دی جی۔

جناب سپیکر: اودریږه چه فیصله خو اوکړو چه وزیر صاحب نشته نو چه څه اوکړو؟

جناب شاہ حسین خان: هیڅ شوک نشته، هغوی چه راشی نو اوبه کړی خیر دے۔

جناب سپیکر: ہاں جی۔ جی رحیم داد خان! آپ بھی سینیئر وزیر صاحب ہیں، کیا کریں، اس کو پینڈنگ کریں؟

جناب رحیم داد خان { سینیئر وزیر (منصوبہ بندی): جی پینڈنگ کر دیں۔

جناب سپیکر: ہں جی؟

سینیئر وزیر (منصوبہ بندی): جی پینڈنگ کریں۔

جناب سپیکر: پینڈنگ کر دیں لیکن ڈیپارٹمنٹ کو تو ضرور ہدایت کریں کہ غفلت کی بھی ایک حد تک ہوتی ہے نا۔

سینیئر وزیر (منصوبہ بندی): بالکل جی، ڈیپارٹمنٹ کا میرے خیال میں کوئی آیا بھی نہیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: اودریږه، یو منټ۔

سینیئر وزیر (منصوبہ بندی): د ډیپارټمنټ شوک راغلی نه دی زما په خیال۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: ڈیپارٹمنٹ کا بھی کوئی بندہ نہیں آیا۔

(شور)

جناب شاہ حسین خان: وہ آیا ہوا ہے۔

(شور/تالیاں)

جناب سپیکر: یہ ٹھیک ہے جی، میں لوکل گورنمنٹ سے متعلق سارے کوئسچنز پینڈنگ کرتا ہوں لیکن یہ لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ بہت اہم ڈیپارٹمنٹ ہے مقامی حکومتوں کا اور کوئی ایسا ویسا چھوٹا۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: ہاؤسنگ وزیر صاحب کدھر ہیں؟

(شور)

مفتی کفایت اللہ: جواب نامکمل ہے، جواب مکمل بھیجا کریں۔

جناب سپیکر: اچھا یہ ہدایت بھی دیتے ہیں کہ جو جوابات نامکمل دیئے گئے ہیں، ایڈیشنل سیکرٹری صاحب! آپ آئے ہیں، آپ کے سیکرٹری کو بھی آنا چاہیئے۔ آپ ان سب سوالوں کے جوابات مکمل Up to date دو دن میں پورے مکمل دے دیں۔

(شور)

جناب سپیکر: یہ سب آجائیں گے جی، یہی ہدایت دے رہے ہیں۔

(شور)

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔

(شور)

جناب سپیکر: Coming date پر یہ سب کچھ آجائیگا جی۔ اب جو Communication & Works Department ہے، ان کے سوالات لیتے ہیں، لوکل گورنمنٹ کے سارے پینڈنگ ہو گئے۔ ثاقب اللہ چمکنی صاحب، سوال نمبر جی؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سوال نمبر 1181 سر۔

جناب سپیکر: جی۔

* 1181 _ جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ نے ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں کروڑوں روپے مالیت کے مختلف ٹینڈرز مئی 2010 میں مشتہر کئے اور ان کیلئے پری کوالیفائیڈ کنٹریکٹرز سے ٹینڈر طلب کئے گئے تھے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ اخبار میں شرائط کے تحت کنٹریکٹرز کو خود ان کے نمائندوں کے ذریعے ان ٹینڈروں کیلئے متعلقہ دفتر میں ٹینڈرز کھولنے کیلئے حاضر ہونا لازمی تھا؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ ٹینڈرز کی شرائط میں تمام پری کوالیفائیڈ کنٹریکٹرز کو ہر پیکج کیلئے علیحدہ کال ڈیپازٹ دینا تھا؛

(د) آیا یہ بھی درست ہے کہ اخباری اشتہار میں درج ایک شرط کے مطابق کنٹریکٹرز کو ایکدوسرے کو قائل کرنے کی ممانعت تھی؛

(ھ) آیا یہ بھی درست ہے کہ ان ٹینڈرز کو مختلف پیکجز میں تقسیم کیا گیا تھا اور کنٹریکٹرز کے درمیان مقابلہ بھی ہوا؛

(و) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ٹینڈرز میں دو تین پیکجز کو مقابلے کے بغیر باہمی رضامندی سے مجاز افسران کی طرف سے ہدایات جاری کرنے اور مخصوص افراد کیلئے مختص کئے گئے اور ریٹ At par ڈالے گئے؛

(ز) آیا یہ بھی درست ہے کہ ٹینڈرز شرائط کے تحت مقررہ وقت پر کھولنے تھے لیکن یہ دو اڑھائی گھنٹے تاخیر سے کھولے گئے؛

(س) آیا یہ بھی درست ہے کہ ٹینڈرز کی شرائط مجاز اتھارٹی کو وجہ بتائے بغیر ایک یا تمام ٹینڈرز مسترد کرنے کا اختیار حاصل تھا؛

(ع) اگر (الف) تا (س) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) مذکورہ ٹینڈرز کی پیکج وائز مکمل تفصیل، ٹینڈرز طلب کرنے کے اخباری تراشے بمعہ شرائط فراہم کئے جائیں، نیز پری کوالیفائیڈ کنٹریکٹرز کے نام، پتے اور کیٹیگری کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) مذکورہ ٹینڈرز کھولتے وقت کتنے کنٹریکٹرز یا ان کے نمائندے حاضر تھے، ان کے نام، پتے، شناختی کارڈ نمبر، تصدیق شدہ مختیار نامے اور بینک میں جمع شدہ رقم کی رسید کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(iii) مذکورہ ٹینڈرز کیلئے شرائط کے برعکس کتنے کنٹریکٹرز نے ایک نام پر مختلف پیکجز کیلئے ایک سے زائد درخواستیں دیں، تفصیل بمعہ پیکج کا نام، مالیت اور ہر پیکج کیلئے درخواست گزار کنٹریکٹرز کے نام فراہم کئے جائیں، نیز شرائط پر عمل نہ کرنے کی وجوہات بتائی جائیں اور درپیش مشکلات کے تدارک کیلئے افسران بالا سے ان کے خاتمے کیلئے اجازت طلب کی گئی تھی، تفصیل فراہم کی جائے؛

(iv) افسران اور کنٹریکٹرز کے درمیان ملاقات کی وجوہات بتائی جائیں اور مخصوص پیکجز، جن میں خاص افراد کیلئے مختص کئے گئے تھے، ان پیکجز کے نام، مخصوص افراد کے نام، پتے اور ریٹس کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے، نیز وقت مقررہ کے بعد ٹینڈرز کھولنے کی وجوہات بتائی جائیں؛

(v) مذکورہ ٹینڈرز کے طریقہ کار اور شرائط کے برعکس فیصلوں کی وجوہات بتائی جائیں، نیز حکومت مذکورہ ٹینڈرز کو کینسل کرکے دوبارہ مشتہر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیراعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔ 13 عدد مختلف مالیت کے کام مجاز حاکم کے منظور کردہ 52 عدد پری کوالیفائیڈ ٹھیکیداروں میں مقابلہ کی غرض سے محکمہ اطلاعات خیبر پختونخوا نے تمام اخبارات میں اشتہار شائع کرائے جبکہ روزنامہ 'ایکسپریس' اور 'مشرق' میں یہ اشتہار 5 مئی 2010 کو شائع ہوا جو کہ ملاحظہ کیا گیا جبکہ 52 ٹھیکیداروں کی فہرست بمع ٹینڈرز نوٹس ایوان کو فراہم کی گئی۔

(ب) اخبار میں دی گئیں شرائط کے مطابق کسی بھی ٹھیکیدار یا اس کے نمائندے کی کسی بھی ٹینڈر میں حاضری اس کی ذاتی مرضی پر منحصر ہے۔

(ج) جی ہاں، یہ درست ہے اور عملاً ہر ٹھیکیدار نے ہر کام کیلئے علیحدہ کال ڈیپازٹ جمع بھی کرایا۔

(د) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ھ) جی ہاں، یہ درست ہے۔ ان ٹینڈرز کو 13 پیکجز میں تقسیم کیا گیا تھا اور تمام پر مقابلہ بھی ہوا۔

(و) جی نہیں، یہ درست نہیں ہے۔ مذکورہ تینوں پیکجز 1، 3 اور 6 پر دیگر دس پیکجز کی طرح بھرپور مقابلہ ہوا۔ اس سلسلے میں نہ تو مجاز افسران نے کسی مخصوص ٹھیکیدار کی سفارش کی اور نہ ہی کوئی ریٹ محکمہ کے افسران کے مشورہ سے ڈالا گیا بلکہ اس کے برعکس ان تینوں ٹینڈرز میں کامیاب شدہ ٹھیکیداروں سے ان کے دیئے گئے ریٹ میں محکمہ نے کمی کروائی اور حکومت کو لاکھوں روپے کا فائدہ پہنچایا۔ اس سلسلے میں تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

(ز) جی نہیں، یہ درست نہیں ہے۔ ٹینڈرز تمام ٹھیکیداروں اور ان کے نمائندوں کی موجودگی میں مقررہ وقت پر ہی کھولے گئے تاہم 13 عدد پیکجز میں شامل درجنوں ٹھیکیداروں کی شمولیت کے باعث ٹینڈر اوپننگ، اناؤنسمنٹ اور ٹینڈر رجسٹر میں اندراج کے کام میں محکمہ کے متعلقہ اہلکاروں کے کئی گھنٹے صرف ہوئے۔

(س) جی ہاں، یہ درست ہے تاہم اس قدم کی ٹھوس وجہ کا اندراج کیا جاتا ہے۔

(ع) (i) اگرچہ سوالات (الف) تا (س) کے تمام جوابات اثبات میں نہیں ہیں، پھر بھی طلب کی گئیں معلومات و جملہ دستاویزات، جن کی تفصیل کیلئے روزنامہ 'ایکسپریس' مورخہ 5 مئی 2010 کے ٹینڈر کی طلبی کے اخباری تراشے اور چیف انجینئر کے دفتر کا مراسلہ No.CEC/GSP/8-5/368 dated Peshawar 17-04-2010 ملاحظہ فرمائیں۔ کٹیگری کی مکمل تفصیل بھی ایوان میں پیش کی گئی۔

(ii) تفصیل ضمیمہ 'ہ' کے ذریعے ایوان کو فراہم کی گئی۔

(iii) ٹینڈر نوٹس کی شرط نمبر 9 کے مطابق کسی بھی ٹھیکیدار کو ایک سے زائد ٹینڈر میں شمولیت کا اختیار نہ تھا لیکن پشاور ہائی کورٹ بنچ ڈیرہ اسماعیل خان کے حکم پر محکمہ نے یہ شرط مکمل طور پر ختم کر دی اور کئی ٹھیکیداروں نے ایک سے زائد ٹینڈرز میں بھرپور شمولیت کی، جن کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

(iv) (a) کوئی مخصوص کام کسی مخصوص فرد کیلئے مختص نہیں کیا گیا۔

(b) اس سلسلے میں افسران اور ٹھیکیداران کے درمیان کوئی میٹنگ نہیں ہوئی۔

(c) ٹینڈرز مقررہ وقت پر ہی کھولے گئے۔

نوٹ: البتہ عام طور پر کسی بھی ٹینڈر سے قبل افسران اور ٹھیکیداران کی ایک Pre bid meeting بھی شاذ و نادر ہوتی ہے جس کا مقصد ٹینڈر فارم میں غلطیوں سے اجتناب اور دیگر قواعد کے بارے میں ٹھیکیداروں کی تعلیم مقصود ہوتی ہے جو کہ جرم نہیں ہے۔

(v) مذکورہ تمام ٹینڈرز مکمل طور سے حکومتی منظور شدہ طریقہ کار اور شرائط کے عین مطابق نہایت شفاف طریقہ سے کرائے گئے، لہذا کسی بھی ٹینڈر کی منسوخی کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جی جناب سپیکر صاحب۔ سر، دا سوال چه دے، دا مونږه په 24-05-2010 باندے نوټس ورکړے وو او د دے وړومبئ Reply چه ده کنه سر، سر! ډیره ضروری خبره ده جی، سر، دا وړومبئ Reply مونږ ته 05-01-2011، په 5 جنوری 2011 باندے د دے سوالونو Receive شوے وه خو سر، په هغه وخت کښے دا پینډنګ شو، اوس دا سوال بیا راغلے دے۔ جناب سپیکر صاحب، زما سره هغه زاړه جوابونه هم دا دی پراته دی او دا نوی هم دی او جناب سپیکر صاحب، د دے Maximum سوالونه دا بیل دی۔ منسټر صاحب به اوګوری جی، دا دواړه بیل دی، سوال هم هغه دے، دا هم یو سوال دے چه په 24-05-2010 باندے نوټس ورکړے وو، Admit شوے دے په 16-06-2010 باندے، ډیپارټمنټ ته په 18-06-2010 بیا راغلے دے، په وړومبی ځل دا په 18-06-2010 باندے شوے دے او سر، وړومبے جواب ئے په 05-01-2011 باندے، که تاسو ته یاد وی هغه بیا پینډنګ شو او دا اوس بیا راغلو په 19-03-2011 باندے۔ جناب سپیکر صاحب، د دے په جوابونو کښے فرق دے نو وړومبئ خبره

خو دا ده چه زهٔ دا تپوس کومه چه په دیکښے تهیک جواب کوم یو دے ؟ دویم سر، زما په دیکښے دا دغه دے، تاسو د دے Recent جواب ته لاړ شئ جی، نو په دیکښے دا رومن تهری چه دے، په دیکښے ما سوال کړے دے چه "*مذکورہ ٹینڈر کھولتے وقت کتنے کنٹریکٹرز یا ان کے نمائندے حاضر تھے، ان کے نام، پتے، شناختی کارڈ نمبر، تصدیق شدہ مختیار نامے اور بینک میں جمع شدہ رقم کی رسید کی تفصیل فراہم کی جائے؟*" نه دلته مختیار نامے او نه رسید شته دے جی۔ سر، زمونږ چه د سوال مقصد وی او مونږه رسید غواړو نو هغه ځکه غواړو چه مونږه کاغذونه غواړو، رسید ځکه غواړو چه Actually دا رسید په بینک کښے جمع شوے دے او که نه دے شوے ؟ نور خو په هر یو کاغذ کښے دوئ وائی چه نه، مونږه ځکه ورکړے دے چه دغه کسانو Codal formalities پوره کړی دی، د هغے مونږ ته رسید راکړئ خو رسید په دیکښے نشته او مونږه ترے غوښتے دے۔ دوئ په جواب کښے غلط بیانی دا کوی، "*تفصیل ضمیمہ 'ہ' میں درج ہے*" سر، تاسو پخپله اوګورئ، که په هغے کښے چرته رسید وی او که په هغے کښے مختیارنامه وی، ما ته به دوئ اوښائی۔ سر، دویمه خبره دا چه تاسو لاندے راشئ سر، دوئ دا خبره کوی چه "*پشاور ہائی کورٹ بنچ ڈیرہ اسماعیل خان کے حکم پر محکمہ نے یہ شرط مکمل طور پر ختم کر دی*"۔ مونږه سوال دا کړے دے او سر، تاسو ته ښه پته ده چه ټهیکیداران Ring کوی، یو یو ټهیکیدار په شپږ شپږ مختلف نومونو باندے هغه Ring اوکړی او بیا پیسے اخلی، د Ring پیسے اخلی۔ مونږه دا وایو چه تاسو دا په ټینډر کښے ورکړی دی او تاسو سر، د دے ټینډر دا دغه اوګورئ، په 9 نمبر Condition دے، "Not more than one tender to one firm/contractor will be issued" سر، دا کنټریکټر ورکښے ځکه راغلے دے چه یو کنټریکټر په مختلف نومونو کښے فارمونه هم دوئ په خپل نوم باندے ورکوی، بیا وائی چه دا مختلف فرم دے نو دا یو ډیر Clear condition دے او دوئ وائی چه پیښور هائی کورټ مونږ ته وئیلی دی، پیښور هائی کورټ بنچ ډیره اسماعیل خان مونږ ته وئیلی دی چه داسے مه کوئ نو مونږه هغه شرط بند کړے دے۔ د دوئ چه وړمبے سوال وو 14-02-2011 والا، په دیکښے د دوئ جواب بیل دے، دوئ د Interim relief خبره کوله۔ زهٔ دا

تپوس کوم چه آیا دا Decision چه راغلے دے ، دا As party وو ، چا Represent کړے دے ، Approving authority چه چا دا Condition approve کړے وو ، هغه تلے دے ، Explanation ئے ورکړے دے ، که نه ئے دے ورکړے ؟ نو سر ، هیڅ نشته دے۔ سر ، دا مونږ ته هم پته ده او تاسو ته هم پته ده چه اکثر یو غلط کار اوشی نو ټهیکیدارانو ته اووائی چه تاسو لاړ شئ هائی کورټ ته او په هائی کورټ کښے بیا ډیپارټمنټ هغه خپل Case plead کوی نه۔ سر ، زما ریکویسټ دا دے-----

<u>جناب سپیکر:</u> اودریږه ، د ګورنمنټ نه Consent واخلو چه هغوی څه وائی کنه جی۔

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی:</u> نو سر ، ما ته د دوئ دا هم اووائی چه په دیکښے کوم یو جواب Consider کړو ؟

<u>جناب سپیکر:</u> ټهیک شوه جی ، ټهیک شوه ، تهینک یو ، تهینک یو ثاقب اللہ خان۔

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور:</u> سر!

<u>جناب سپیکر:</u> جی آپ کا کیا ہے،اسرار اللہ خان! کوشش کوئ چه Maximum دوه درے وی ، دریو نه مه زیاتیږئ۔

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور:</u> جی۔ سر،اس میں میری گزارش یہ ہے کہ ثاقب اللہ خان کا میں شکر گزار ہوں کہ وہ اس مسئلے کو یہاں پہ لائے ہیں۔ سر، اگر آپ جز (د) میں دیکھیں تو یہ ان سے پوچھتے ہیں کہ "آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ ٹینڈر میں دو تین پیکجز کو مقابلے کے بغیر باہمی رضامندی سے مجاز افسران کی طرف سے ہدایات جاری کرنے پہ ایشو کیا گیا؟" دوئ دا وائی "جی نہیں، یہ درست نہیں۔ مذکورہ تینوں پیکجز"، ما ته خو جی پته نشته چه کوم کوم وو ؟ نو مطلب دا چه په دریو کښے غلا شوے ده۔ دے راته وائی کنه جی ، 1 ، 3 ، 6 میں بھی مقابلہ ہوا تھا۔ زمونږ خو سوال پکښے دا دے جی آیا دو تین پیکجز،Overall لس پیکجز دی ، لس کښے دوئ درے ما ته پوائنټ آؤټ کړل چه په 1 ، 3 او 6 کښے هم مقابله شوے ده نو مونږ ته خو جی دا پته نه وه؟ نو It means چه دا چه کوم دی ، ولے چه که دغه ریټونه تاسو اوګورئ ، دا څنګه چه ثاقب خان پوائنټ آؤټ کړه چه دا شے راغلے دے په جنورئ کښے ، اوس چه کوم دغه above 20% والا دغه راغلے دے په سسټم

کبنے نو دوئ په هغه ټائم above 6% ښنگه ورکړے وو؟ لکه هغه ټائم خو د دوئ دا کوم شیډول راغلے وو نو هغه خو د 2008 شیډول وو نو آیا هغه ټائم د دوئ سره دا حیثیت وو او دا above 20% والا چه کوم شرط وو، هغه ټائم خو In practice نه وو نو دوئ ښنگه above 6% باندے ورکړل؟

جناب وجیہہ الزمان خان: سر!

جناب سپیکر: جی وجیہہ الزمان صاحب، وجیہہ الزمان خان۔

جناب وجیہہ الزمان خان: سر، میں ان کی بات کو Second کرتے ہوئے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ہم جتنے ایم پی ایز بھی ہیں، یہاں پہ جو حضرات بیٹھے ہوئے ہیں تو سی اینڈ ڈبلیو کے محکمے میں جب ہم جاتے ہیں تو کس کس مشکل سے فنڈز Arrange کرتے ہیں اور اپنے حلقوں میں سکیمز Identify کرتے ہیں لیکن وہاں پہ ٹھیکیداروں کی یونینز ایسی بن چکی ہیں کہ جو وہاں پہ جاکر بندر بانٹ کرتی ہیں اور یہاں پہ ایک ایم پی اے کو یہ اختیار بھی نہیں ہوتا کہ وہ کسی مخالف کو وہاں سے دور رکھ سکے اور جو Most notorious قسم کے وہاں پہ کنٹریکٹرز ہیں، وہ ٹھیکے لیتے ہیں اور جو کوالیفائیڈ ہوتے ہیں تو ان کو ٹھیکہ نہیں دیا جاتا۔ اب فرض کریں میرے اپنے گھر کی سڑک ہے سر، اگر اس پہ میرا مخالف روڈ بنائے گا تو Where do I stand? تو اس میں کوئی شفاف طریقہ کار ہونا چاہیئے کہ اسے میرٹ پہ دیا جاسکے کیونکہ کوالٹی آف کنسٹرکشن بالکل ناقص ہوتی ہے، ایک بارش ہوتی ہے تو وہ سب بہہ جاتی ہے اور کوئی پوچھنے والا نہیں ہے تو اس کو تھوڑا فعال کرنا چاہیئے۔ Thank you very much۔

جناب سپیکر: جی آنریبل لاء منسٹر صاحب۔۔۔۔۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: بس، هم دا یو خبره د ه نو په دیکبنے نورے څه شته دے؟

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جی جناب سپیکر، اس میں کوئی عام لوگ نہیں ہیں بلکہ مخصوص لوگ ہیں، ان کو ٹینڈر دے رہے ہیں، باقی جو کنٹریکٹرز ہیں، ان کو تو ٹینڈر ہی نہیں دے رہے ہیں۔ ایسی بد معاشی سے، کیونکہ وہاں پہ جس بندے کی پوسٹنگ ہوتی ہے نا، تو وہ کھلم کھلا کہتا ہے کہ یہ آپ جو کرسکتے ہیں کرلیں۔ اگر یہ طریقہ ہے تو پھر تو سب کچھ اس طرح ہے سر، سب پریشان ہیں اس وجہ سے۔

جناب سپیکر: جی آنریبل منسٹر فار لاء پلیز لیکن منور خان! یہ پگڑی جب بھی باندھو گے تو خوب استری اور ٹھیک ٹھاک رعب داب کے ساتھ آیا کرو، (قہقہے) بڑی ٹیڑھی ویڑی، جو پشتونوں کا اصل وہ ہوتا ہے، ان کی شان کے ساتھ۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: جناب، کوشش تو ہے۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں، بہت خوبصورت لگتی ہے، میں Appreciate کرتا ہوں، ہم Appreciate کرتے ہیں، ہمارا اپنا قومی ڈریس ہے لیکن اس کو ذرا عزت کے ساتھ ۔۔۔۔۔

بیرسٹر ارشد عبد اللہ (وزیر قانون): منور خان! یہ اوپر والا حصہ ذرا چھوٹا ہے، اس کو اوپر کریں نیچے والا۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہمارے بزرگ اس کو بڑے فخر کے ساتھ پہنتے تھے۔ جی آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: تھینک یو، جی۔ جہاں تک Replies کی بات ہے جی تو اس وقت جو سوال نمبر 1181 میرے سامنے ہے، اسی کے جواب پہ میں بات کر سکوں گا اور باقی مزید تفصیلات تو میرے پاس نہیں ہیں۔ جہاں تک بات ہوئی ہے جی، ثاقب صاحب نے تو کافی پوائنٹس اٹھائے ہیں، اس حد تک تو میں Agree کرتا ہوں کہ ان کے پاس جو ہے، انہوں نے جو ڈیٹا مانگا تھا، کال ڈیپازٹ کے وقت یا ٹینڈر اوپننگ کے وقت جو جو لوگ موجود تھے، ان کا ریکارڈ دینا چاہیئے اور وہ میں ان کو Provide کر دیتا ہوں۔ ابھی آفیشلز بھی بیٹھے ہوئے ہیں تو اس کے علاوہ جو Delay کا مسئلہ ہے، اس پہ میں معذرت کرتا ہوں کہ واقعی In time ہونا چاہیئے تھا لیکن باقی ٹینڈرز کے سارے ڈاکیومنٹس اور جتنے، یہ تو پہلے پری کوالیفائیڈ اس میں جو کنٹریکٹرز تھے، انہوں نے Participate کیا ہے اور سارے کال ڈیپازٹ نمبرز بھی ہیں اور یہ ریکارڈ جو ہے، Any one can challenge it، ایسی کوئی بات نہیں ہے، پبلک ریکارڈ ہے، Attested ہے، ہماری طرف سے ہم ان کو دے رہے ہیں، اس میں انشاء اللہ اس قسم کی کوئی Fudging یا اس قسم کی بات نہیں ہو گی اور وہاں پر بہت سے کنٹریکٹرز ایسے ہونگے جن کو بھی وہ ٹھیکے نہیں ملے، ان سے آپ کر سکتے ہیں۔ دوسری بات۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ دونوں جوابوں میں فرق، کوئی زیادہ فرق تو نہیں ہے، میں نے تو نہیں پڑھا۔

وزیر قانون: میں اس کو Cover کرنے کی کوشش کرتا ہوں جی۔ دوسری بات یہ تھی کہ انہوں نے کہا کہ تین ایسے ہیں جن کے اوپر گنڈاپور صاحب نے بھی کوسچن اٹھایا ہے کہ At par جو ٹھیکے دیئے گئے

ہیں، اس کی بات ہوئی، At par سے پھر ڈیپارٹمنٹ نے اندازہ لگایا کہ At par اس میں تین ہی ہیں جو کہ At par دیئے گئے ہوں تو اس پہ بھی انہوں نے کہا کہ یہ مقابلہ ہوا ہے اور یہ جو تین ہیں 1، 3 اور 6، آپ اس کے ساتھ دیکھ بھی سکتے ہیں کہ ان تین پیکجز میں ہم نے 62 لاکھ 88 ہزار روپے یعنی ٹینڈرنگ کے بعد جو Successive bidders ہیں، ان کے ساتھ بیٹھ کر ہم نے ان سے Rebate لیا ہے، اس کا جو کوٹیشن ہے، وہ ہم نے کم کروایا ہے حالانکہ میں نے ڈیپارٹمنٹ سے کہا کہ یہ تو بہت بڑی Saving ہے، آپ نے صرف تین پیکجز میں گورنمنٹ کیلئے 62 لاکھ روپے کی Saving کی ہے تو جہاں پر سی اینڈ ڈبلیو والے کچھ بہتر کام کرتے ہیں، گورنمنٹ کو کچھ فائدہ دیتے ہیں تو وہاں پر کم از کم Appreciation ضرور ہونی چاہیئے اور باقی جس طرح میں نے گزارش کی کہ سارے ڈاکیومنٹس ان کے سامنے ہیں، اگر اس میں Fudging کی، اس قسم کی کوئی بات ہوتی تو آپ پوائنٹ آؤٹ کریں کہ بھئی یہ غلط ٹینڈرنگ ہے، ایوارڈ ٹھیک نہیں ہوا ہے۔ یہ سارے بڑے ٹھیکے ہیں، اس میں پری کوالیفائیڈ کنٹریکٹرز ہیں جن کے پاس اپنا سامان وغیرہ ہوتا ہے تو سب کو Proper طریقے سے Invite کیا گیا ہے، اس کو ایڈورٹائز کیا گیا ہے اور اخباروں میں یعنی 'مشرق' جیسے اخبار میں اور تمام اخباروں میں وہ ایڈورٹائزمنٹ آئی ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: Proper procedure کے تحت دیئے گئے ہیں؟

<u>وزیر قانون</u>: بالکل سر، سارا کچھ Follow ہوا ہے، Let me finish-----

<u>جناب سپیکر</u>: جی؟

<u>وزیر قانون</u>: جی مجھے ذرا بات کرنے دیں۔ وجیہہ صاحب کی بات آئی ہے تو چونکہ Open bidding ہوتی ہے تو اس میں تو XEN کو یہ پتہ نہیں ہوتا کہ یہ کسی ایم پی اے صاحب کا مخالف ہے یا ان کا دوست ہے اور Open bidding میں تو کوئی بھی آ سکتا ہے، That is just-----

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: جناب سپیکر!

<u>جناب سپیکر</u>: جی عبدالاکبر خان۔

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: جناب سپیکر، میرا-----

<u>جناب سپیکر</u>: عبدالاکبر خان۔

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: جناب سپیکر، آپ اس جواب میں دیکھیں کہ انہوں نے جو ٹینڈرز کال کئے ہیں، اس میں ایک شق تھی 9 نمبر پہ اور اس میں یہ لکھا تھا کہ اس میں ایک ٹھیکیدار ایک سے زیادہ کاموں میں

ٹینڈر نہیں لے سکتا تو یہ بقول ان کے ہائی کورٹ نے یہ ایک فیصلہ کیا کہ یہ شق غلط ہے اور یہ شق نہیں ہونی چاہیئے تو میرا سپلیمنٹری یہ ہے کہ جب ہائی کورٹ نے یہ فیصلہ کیا، کیا ہائی کورٹ کے فیصلے کے مطابق دوبارہ ٹینڈرز کال کئے گئے جس میں لوگوں کو اجازت دی گئی ہو؟ کیونکہ پہلے ٹینڈر میں تو اجازت نہیں تھی لیکن ہائی کورٹ نے فیصلہ کیا کہ یہ غلط شق ہے تو چاہیئے تو یہ تھا کہ ڈیپارٹمنٹ دوبارہ ٹینڈرنگ کر کے یہ شرط اس میں سے ختم کر لیتا تو اور لوگ اس مقابلے میں آجاتے۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی ثاقب اللہ خان، ستاسو تسلی اونه شوه؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: نه جی۔ جناب سپیکر صاحب،-----

جناب سپیکر: جی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، دا خبره ډیره ضروری ده ځکه چه دا د ټولے صوبے، دا Examples ډیر دی خو ټولے صوبے ته به ځئ۔ سر، لکه چه مشر عبد الاکبر خان صاحب خبره اوکړه، ما چه دا Quote کړل نو ځکه مے Quote کړل جی چه دا څه وخت ټینډر کښے راشی نو په دے Condition باندے به د سرکار آفیشلز عمل کوی۔ دوئ خو Accept کړل او بیا د هغے نه پس کورټ ته تلی دی نو پکار ده چه Re tendering ئے شوے وے۔ سر، دویم زما Main خبره دا ده چه دا ګورئ سر، په دیکښے تاسو، هم په دے ټینډر نوټس کښے جی دا تاسو اوګورئ شق نمبر 13، "Canvassing in connection with tender is strictly prohibited. The tender submitted by the contractor who is reported to be canvassing shall be liable to rejection"، سر دا Condition دے جی۔ مونږه جی سوال کړے دے چه دلته تاسو "افسران اور کنٹریکٹرز کے درمیان ملاقات کی وجوہات بتائی جائیں اور مخصوص پیکجز، جن خاص افراد کیلئے مختص کئے گئے، ان پیکجز کے نام، مخصوص افراد کے نام، کنٹریکٹرز کے نام، پتے اور ریٹس کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟" سر، دا ملاقات هم ورکښے، په دیکښے تفصیل نشته دے جی چه د کوم رسید ما تاسو ته اووئیل چه نشته دے جی۔ نور سر، په دیکښے جواب اوګورئ، وړومبے جواب وائی سر، وړومبے جواب "افسران اور ٹھیکیداران کے درمیان اس سلسلے میں کوئی ملاقات نہیں ہوئی"، په دویم کښے چه دا

کوم جواب اوس راغلے دے ، په دویم کښے دا نوټ دے جی، د دے جواب په دغه کښے نوټ دے " البتہ عام طور پر کسی بھی ٹینڈر سے قبل افسران اور ٹھیکیداران کی ایک Pre bid meeting بھی شاذ و نادر ہوتی ہے جس کا مقصد ٹینڈر فارم میں غلطیوں سے اجتناب اور دیگر قواعد کے بارے میں ٹھیکیداروں کو تعلیم مقصود ہوتی ہے جو کہ جرم نہیں ہے۔ (تالیاں) دا تعلیم بالغان سی اینډ ډبلیو شروع کړو جی، (قہقہہ) دا سے چل دے کنه جی۔ سر، خبره دا ده چه زما ریکویسټ به دا وی-----

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: بالکل د دوئ خبره به ټهیک وی، دا کمیټئ ته حواله کړئ چه Thrash out شی جی، که څه خبره وی، بالکل مونږه دا کوؤ جی-----

وزیر قانون: دا سے ده جی۔

جناب سپیکر: ہں؟

وزیر قانون: په دغے باندے راځمه جی، ترڅو پورے چه د Condition No. 9 خبره-----

جناب سپیکر: اودریږه چه هغوی جواب ورکړی، اوږد شو دا شے۔

وزیر قانون: جہاں تک Condition No. 9 کی بات ہے جی تو اس پہ Already میرے پاس ہائی کورٹ کا فیصلہ ہے اور یہ ٹینڈر جو انہوں نے اخبار میں دیئے تھے، یہ مئی کا مہینہ ہے اور پھر اسی میں Within a few days ہائی کورٹ کا یہ فیصلہ آ گیا اور جب یہ فیصلہ آیا تو چونکہ یہ تمام کنٹریکٹرز پری کوالیفائیڈ تھے اور سب کے نوٹس میں بھی تھا تو اس کے بعد سب نے جی تقریباً، آپ دیکھیں کہ ریکارڈ کے اوپر جو ہم نے دیئے ہوئے ہیں تو کسی نے تمام پیکجز کیلئے کئے ہیں جو اس میں ضمیمہ یہ "ی" ہے کہ "ہ" ہے، Sorry اس میں ان کے اوپر تمام لوگوں نے دس دس کیلئے کیا ہوا ہے، کسی نے چار کیلئے، کسی نے پانچ کیلئے تو It was open اور یہ کسی کنٹریکٹر یا جنرل پبلک کیلئے نہیں تھا، پری کوالیفائیڈ اس میں Specific contractors تھے، جس نے سب کیلئے کرنا تھا تو انہوں نے سب کیلئے کئے، باقی انہوں نے Anomaly کوئی ایسی چیز مجھے یہاں پر Indicate نہیں کی کہ ہم کہیں کہ واقعی اس میں کوئی گڑبڑ ہوئی ہے تو پھر ہم بالکل کمیٹی کو، Otherwise تو مطلب یہ ہے کہ کمیٹی میں مجھے تو اعتراض نہیں ہے لیکن اگر کوئی ایسی چیز

Otherwise ہے تو ٹھیک ہے کوئی مسئلہ ہوا ہے، کوئی غبن ہوا ہے اتنا بڑا کوئی غبن ہوا ہے، Ensure کریں کہ واقعی اس میں اتنا بڑا کوئی غبن ہوا ہے، کوئی مسئلہ ہوا ہے تو ٹھیک ہے Otherwise مطلب یہ ہے کہ ہر چیز کمیٹی کو بھجوائیں تو مجھے تو اس کی نہیں سمجھ آتی، گزارش ہو گی کہ چھوڑ دیں اس کو۔

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: جناب سپیکر!

<u>جناب سپیکر</u>: یہ کوسچن بہت لمبا ہو گیا۔

(قطع کلامیاں)

<u>جناب سپیکر</u>: نہیں، آپ لوگوں کو اس ڈیپارٹمنٹ سے۔۔۔۔۔

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: یہ پتہ نہیں، ڈیپارٹمنٹ یا تو ہمیں Mislead کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ جناب سپیکر، آنریبل ممبر نے یہ سوال کیا ہے کہ مذکورہ ٹینڈر کیلئے شرائط کے برعکس، اب یہ بڑا Important question ہے کہ شرائط کے برعکس کتنے کنٹریکٹرز نے ایک نام پر مختلف پیکجز کیلئے ایک سے زیادہ درخواستیں دیں؟ ادھر جب وہ ٹینڈرز کال کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ایک سے زیادہ پیکجز کیلئے کوئی درخواست ایک کنٹریکٹر نہیں دے گا، مطلب یہ ہے کہ انہوں نے لازم کر دیا ہے۔ جب ٹینڈر کال کیا کہ ایک ٹھیکیدار ایک سے زیادہ ٹھیکہ نہیں لے گا، جب انہوں نے سوال کیا کہ کتنوں نے زیادہ کیلئے درخواستیں دیں، پہلے تو یہ کہ جب آپ کی اپنی Condition تھی تو آپ نے وہ کیوں لیے؟ آپ نے اس ایک آدمی کو ایک سے زیادہ ٹینڈر فارمز کیوں دیئے اور اگر دیئے ہیں تو انہوں نے نام مانگے ہیں، وہ نام بھی نہیں دیئے گئے۔ جب ہائی کورٹ نے فیصلہ کیا، جب وہ لوگ جن کے ٹینڈر کینسل ہوئے کہ ان کو نہیں دیا جا سکتا تو جب وہ ہائی کورٹ گئے اور ہائی کورٹ نے فیصلہ کیا کہ Condition No. 9 جو آپ نے کی ہے، یہ غلط ہے، یہ Illegal ہے تو پھر ڈیپارٹمنٹ کو یہ چاہیئے تھا کہ وہ فریش ٹینڈر کال کر لیتے، Fresh competition کر لیتے، ابھی تو سب لوگوں کو آزادی ہو گئی کہ کون کتنے کتنے میں کر سکتا ہے تو جناب سپیکر، میری درخواست ہو گی منسٹر صاحب سے، آپ کو تو کوئی پتہ نہیں ہے کہ اندر کیا ہوا ہو گا؟ آنریبل ممبر نے جو کوسچن کیا ہے، ان کو پتہ ہو گا کہ کچھ ہوا ہو گا تو آپ اس پر کیوں ضد کر رہے ہیں؟ میرے خیال میں کمیٹی کے حوالے کر دیں تاکہ وہ اس کو Thrash out کر دے۔

(شور)

<u>جناب سپیکر</u>: جی لاء منسٹر صاحب۔

(شور)

جناب سپیکر: او دریږئ جی چه لاء منسٹر صاحب څه وائی؟

وزیر قانون: ہمارے پارلیمانی لیڈر اور سارے بھائی ہیں، یہ کہہ رہے ہیں کہ تم ضد کر رہے ہو تو چلو بس ضد ختم ہو گئی۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question asked by the honorable Member may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee. Badshah Salih Sahib----

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ سب اس کمیٹی میں جائیں گے نا؟

جناب غلام قادر خان بیٹنی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: بیٹنی صاحب! آپ کا جو بھی مسئلہ ہو گا، اس کمیٹی میں آپ بھی جائیں، پھر جو کوئی بھی اس میں بولنا چاہتا ہے، حصہ لینا چاہتا ہے تو وہ سارے جائیں۔ جی بادشاہ صالح صاحب، موجود نہیں ہیں۔ بادشاہ صالح خو راغلے وو دلته۔ Again بادشاہ صالح، موجود نہیں ہیں۔ محترمہ نور سحر صاحبہ، سوال نمبر؟

محترمہ نور سحر: سوال نمبر 1207۔

* 1207 _ محترمہ نور سحر: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ نے مختلف بینکوں میں رقم ڈیپازٹ کی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو محکمہ نے کون کونسے بینکوں میں کتنی رقم اور کتنے مارک اپ پر جمع کر رکھی ہے، نیز یہی رقم خیبر بینک میں جمع نہ کرنے کی وجوہات بھی فراہم کی جائیں؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی نہیں۔

(ب) محکمہ سی اینڈ ڈبلیو کوئی رقم بینکوں میں جمع نہیں کرتا اور اگر کسی ضلع میں بینک اکاؤنٹ ہو تو وہ نیشنل بینک میں ہی ہوتا ہے کیونکہ محکمے کے بلز خزانے سے پاس ہونے کے بعد رقم متعلقہ نیشنل بینک کی برانچ سے وصول ہوتی ہے۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

Ms. Noor Sahar: No Sir, I am satisfied Sir.

جناب سپیکر: تھینک یو۔ نگہت یاسمین اورکزئی صاحبہ۔ نگہت بی بی! سوال نمبر؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سوال نمبر 1267۔

جناب سپیکر: جی۔

* 1267 _ محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کیاوزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ مواصلات و تعمیرات میں مختلف گریڈوں میں بھرتیاں کی گئی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو گزشتہ دو سالوں کے دوران محکمہ مواصلات و تعمیرات ضلع پشاور میں مختلف پوسٹوں پر بھرتی ہونے والے افراد کے نام اور پتہ کی حلقہ وائز تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، درست ہے۔

(ب) گزشتہ دو سالوں کے دوران بھرتی ہونے والے افراد کی فہرست، پوسٹوں کی تفصیل اور پتوں کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ: زما سوال پاتے شو جی۔

جناب سپیکر: هغه به په دے پسے شی، پریږده خیر دے، هغه به په دے پسے شی۔ جی سپلیمنٹری سوال پکښے شته؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جی سر۔ جناب سپیکر صاحب، یہ جو سوال ہے، میرا خیال یہ ہے کہ بہت پہلے میں نے کیا ہوا ہے لیکن بہر حال اس میں پھر بھی میں سمجھتی ہوں کہ یہاں پر یہ جو جواب دیا گیا ہے، اس سے میں Satisfied نہیں ہوں کیونکہ انہوں نے گزشتہ دو سالوں کے دوران بھرتی ہونے والے افراد کی فہرست، پوسٹوں کی تفصیل اور جو پتے اس میں دیئے گئے ہیں، اس میں بہت سے ایسے لوگ نہیں ہیں، بہت سے لوگوں کی ایسی تفصیل نہیں ہے کہ جن کو انہوں نے بھرتی کیا ہے لیکن ان لوگوں کے نام نہیں دیئے گئے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، میں چاہتی ہوں کہ میرا یہ سوال بھی اگر کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے تو وہاں پر بہت سی ایسی باتیں سامنے آسکتی ہیں کہ جس میں سفارش کے ذریعے، جو لوگ میرٹ لسٹ پر آئے ہیں، ان لوگوں کو میرٹ لسٹ سے نکال کر ادھر کر دیا گیا ہے اور جو سفارشی لوگ تھے، ان لوگوں کو میرٹ دے کر بھرتی کیا گیا ہے تو جناب سپیکر صاحب، اگر میرا یہ سوال آپ کمیٹی کے حوالے کر دیں تو مہربانی

ہو گی۔ ہاؤس سے آپ پوچھ لیں کیونکہ میں اس سے بالکل Satisfied نہیں ہوں اور اس پر اتنی لمبی بات کرنا بھی نہیں چاہتی ہوں جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر صاحب! سپلیمنٹری۔

جناب سپیکر: جی ملک قاسم خان خٹک صاحب۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب والا، منسٹر صاحب سے میرا یہ کوئسچن ہے کہ اس میں کوٹے کا کتنا خیال رکھا گیا ہے، زون وائز جو کوٹہ ہوتا ہے، یہاں پر تو میں دیکھ رہا ہوں کہ جنوبی اضلاع کو کتنا کوٹہ دیا گیا ہے، یہ تو زون وائز پوسٹیں ہیں جی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی عبدالاکبر خان۔۔۔۔۔

حافظ اختر علی: جناب سپیکر صاحب! میرا ایک سپلیمنٹری ہے۔

جناب سپیکر: جی حافظ اختر علی صاحب۔

حافظ اختر علی: جناب سپیکر صاحب، د منسٹر صاحب نه سوال دا دے، که لږ دا وضاحت اوکړی چه په دیکښے دهوبی او مالی، لکه ټول کلاس فور بهرتی شوی دی خو د یوے ضلعے نه په بله ضلع کښے، آیا د دے څه خپله Criteria وه، لکه په پشاور کښے دا سے خلق نه وو؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! یہی کوئسچن کا مقصد ہے، جو میں یہاں پر لانا چاہتی تھی کہ یہاں پر ایک بات ہو چکی تھی کہ یہ Concerned constituency کے جو لوگ ہونگے، ان سے پوچھ کر یہ بھرتیاں کی جائیں گی لیکن یہاں ایسا نہیں ہوا ہے اور ان سے نہیں پوچھا گیا اور میرا خیال ہے کہ آج میرے کوئسچن کے Through بہت سے لوگوں کو پتہ چلا ہو گا کیونکہ ان کو پتہ ہی نہیں ہے کہ کتنی بھرتیاں ہو چکی ہیں تو جناب سپیکر، اگر اس کو کمیٹی کے حوالے کر دیا جائے تو بہتر ہو گا۔

جناب سپیکر: پہلے ان کی Consent تو سن لیں نا، گورنمنٹ سے تھوڑا۔۔۔۔۔

جناب عدنان خان: یو خبره کومه جی نو۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی وزیر صاحب۔

جناب عدنان خان: سپیکر صاحب، ډیره مهربانی۔ بخښنه غواړمه، په دیکښې جی تاسو که دغه کوئسچن لږ اوګورئ نو ستاسو حوالې سره جی بخښنه غواړمه، سپیکر صاحب! ستاسو توجه غواړمه، په دیکښې ئې دا لیکلی دی، مراد علی سوپیر چغرمتی سپیکر۔ (قہقہہ)

جناب سپیکر: تا په دے ټول سیشن کښې یو سوال نه وو کړے او اوس د پکښې یو زما نوم اولیدلو، د هغې د پاره د سوال راواویستو۔ جی آنریبل لاء منسټر صاحب! اوس ئے ورکړئ، خامخا ئے کمیټی ته ورکړئ۔

وزیر قانون: دا زما خیال دے په ایډریس کښې غلطی شوے ده جی۔

جناب سپیکر: نه چه زما نوم ئے پکښې راواویستو نو اوس ئے کمیټئ ته ورکړئ جی۔

وزیر قانون: داسے ده جی چه ما ته اعتراض نشته دے خو دا ده چه د کلاس فور خپل یو طریقه کار دے، هغه د ایمپلائمنټ ایکسچینج د یو طریقې سره شوی دی۔ بل د نګهت بی بی خو مونږه قدر کوؤ، دوئ د پکښې ما ته یو داسے اوښائی چه Illegal appointment شوے وی، هسے غلط دغه شوے وی نو هغه خو داسے دوئ څه پوائنټ آؤټ نکړو کنه۔ لکه کمیټئ ته خبره هله ځی چه کله څه Probe پکښې وی۔ دوئ خو دا په Presumption خبرے کوی، کیدے شی دا نومونه ئے پکښې سبا له نه وی شامل کړی، دا کیدے شی خو داسے هم کیدے شی چه دا بالکل 100% ټهیک شوی وی کنه جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: محترم جناب سپیکر صاحب! میں نے یہ کہا ہے کہ اس کوئسچن سے میں بالکل Satisfied نہیں ہوں کہ اس کا جوانہوں نے Answer دیا ہے اور جناب سپیکر صاحب، ابھی آپ سے یہ بات کرنا چاہتی ہوں کہ چلو جی، اگر آپ سننا ہی چاہتے ہیں ورنہ میں تو چاہتی تھی کہ کمیٹی میں آرام سے بیٹھ کر اس پر بات ہو جاتی اور اگر آپ ہاؤس کے سامنے اور میڈیا کے سامنے ہی پوچھنا چاہتے ہیں تو میں یہ سمجھتی ہوں کہ یہاں پر جتنی بھی بھرتیاں ہوئی ہیں، جتنی بھی بھرتیاں ہوئی ہیں تو بڑھ بیر سے ہوئی ہیں، چارسدہ سے آپ لوگ لے کر آئے ہیں، مردان سے آپ لوگ لے کر آئے ہیں اور یہاں پر میرے جو تمام لوگ بیٹھے ہوئے ہیں تو ہم خواتین کو تو آپ لوگوں نے کبھی اس زمرے میں ہی نہیں لے کر آئے کہ آپ نے کبھی ہم سے پوچھا ہو اور کوئی اپوائنٹمنٹ، آج یہاں پر جتنے بھی منسٹرز صاحبان بیٹھے ہوئے ہیں جناب

سپیکر صاحب، میں ان سے یہاں پر یہ پوچھتی ہوں کہ آیا میں کبھی ان کے پاس گئی ہوں کسی بھرتی کیلئے یا انہوں نے میرا کوئی بندہ بھرتی کیا ہے؟ چاہے وہ کلاس فور یا کسی بھی کیڈر میں آتا ہو؟ جناب سپیکر صاحب، اس کو اگر کمیٹی کے حوالے کر دیا جائے تو یہ بہت بہتر ہو گا جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی۔

وزیر قانون: صحیح دہ جی۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question asked by the honourable Member may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee. شاہ حسین صاحب! آخری سوال

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: د دے نہ مخکبنے زما سوال دے جی۔

جناب سپیکر: شتہ، شتہ جی۔

جناب شاہ حسین خان: منسٹر صاحب نشتہ دے جی، دا پینڈنگ کیږدئ جی، منسٹر صاحب نشتہ دے۔

جناب سپیکر: شاہ حسین صاحب! لاړو۔

جناب شاہ حسین خان: دا پینڈنگ کیږدئ، منسٹر صاحب نشتہ دے جی۔

جناب سپیکر: بنہ۔ ذاکر اللہ خان صاحب۔

جناب شاہ حسین خان: دا پینڈنگ کیږدئ جی۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔

جناب سپیکر: ذاکر اللہ خان صاحب، سوال نمبر؟

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: کوئسچن نمبر 1266۔

جناب سپیکر: جی۔

* 1266 _ ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ بامبولئی میلگاہ روڈ کئی سال پہلے اے ڈی پی میں منظور ہوا تھا؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ روڈ پر کافی رقم خرچ ہو چکی ہے اور اب مزید خرابی اور مشکلات کا سبب بن رہا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو گزشتہ حکومت اور موجودہ حکومت کے وزراء اعلیٰ صاحبان نے اس روڈ کی تعمیر کیلئے جو احکامات صادر کئے ہیں، ان کی کاپیاں، عملدرآمد اور بعض اوقات سمریز پر لگائے جانے والے اعتراضات کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) مذکورہ سڑک 98-1997 کے اے ڈی پی میں شامل تھی اور اس پر تقریباً 30 فیصد کام مکمل ہو چکا تھا۔ اس روڈ کو مکمل کرنے کے سلسلے میں وزیر اعلیٰ صاحب کے دفتر سے بذریعہ چٹھی نمبر /So-IV CMS/NWFP/3-2/2008/PF-97/640-41 بمورخہ 16 مئی 2008 کو ہدایت کی گئی کہ مذکورہ روڈ کو 09-2008 کے اے ڈی پی میں شامل کیا جائے لیکن اس وقت حکومت کی پالیسی یہ تھی کہ جس سکیم کیلئے 50 فیصد ادائیگی ہو چکی ہو، اسے اے ڈی پی میں شامل کیا جائے اور جس سکیم کیلئے 50 فیصد سے کم ادائیگی ہو چکی ہو تو اسے اے ڈی پی سے نکال دیا جائے چونکہ اس وقت صوبے کی مالی حالت کمزور تھی جس کی وجہ سے یہ سکیم اے ڈی پی میں شامل نہیں کی جا سکی۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: هاں جی۔ د (ب) جز په جواب کښے ما دا تپوس کړے وو چه "آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ روڈ پر کافی رقم خرچ ہو چکی ہے اور اب مزید خرابی اور مشکلات کا سبب بن رہا ہے" نو دوئ اقرار کوی جی چه او په دے باندے کافی خرچه شوے ده او نور هم خلقو ته د دے نه نقصانات رسی۔ د جز (ج) په جواب کښے جی که تاسو لږه د دے دا اندازه واخلئ چه دا جواب ئے څنګه راکړے دے جی، زۀ خو وايمه چه مطمئن کيدل يو طرف ته کړئ خو استحقاق ئے مجروح کړے دے، د دے اسمبلئ جی۔ "اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو گزشتہ حکومت"، يو جی دا دے، " گزشتہ حکوت اور موجودہ حکومت کے وزیر اعلیٰ صاحبان نے اس روڈ کی تعمیر کیلئے جو احکامات صادر کئے ہیں، ان کی کاپیاں، عملدرآمد اور بعض اوقات سمریز پر لگائے جانے والے اعتراضات کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے" جناب سپیکر صاحب، لږ که تاسو اوس دے ته اوګورئ نو په 98-1997 کښے دا

روډ ، اسبنړ بامبولئ میلګاه یو روډ دے ، دا په 98-1997 کښے منظور شوے وو او په دے باندے نیم کار شوے وو او نیم کار پرے داسے شوے وو چه په دے Causeways هم جوړ شوی دی او په دیکښے نیمے کلوټے جوړے دی، د کهلاویدو کار پکښے شوے دے او تیار۔۔۔۔

جناب سپیکر: اوس پکښے سوال څه دے جی، ستاسو څه سوال دے ؟

ډاکټر ذاکر الله خان: اوس پکښے سوال دا دے جی چه دا جواب ئے مکمل غلط راکړے دے۔ زهٔ ترینه د حکومت د احکاماتو، د وزیر اعلیٰ صاحبانو د تیر او د اوس د ډائریکټیوز کاپی، هغه محکمے چه په هغے څه کارروائی کړے ده، ما هغه تفصیل غوښتے دے او په دیکښے د تفصیل هیڅ شے نشته دے جی۔

جناب سپیکر: جی آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: مهربانی جی۔ داسے ده جی چه په دیکښے چیف منسټر صاحب د دوئ په ریکویسټ ډائریکټیوز هم جاری کړی دی خو داسے ده چه کله تیر شوی حکومت زمونږ نه وړاندے کله لاړو نو د هغوی ډیر داسے ترقیاتی سکیمونه وو چه د هغه فنډز چه کله ایلوکیشن وو نو هغه زمونږه تقریباً د اولنی او د دویم، د اولنی بجټ چه زمونږه کوم ایلوکیشن وو، د دوئ د تیر شوی حکومت د سکیمونو د پاره 70% زمونږه اے ډی پی چه کومه وه، هغه مونږه Commit کړه، د تیر شوی حکومت چه کوم دغه وو، هغه Liabilities ورته وایو یا دا هر څه چه په مونږ باندے راغلل نو هغه وخت دا یوه فیصله اوشوه چه یره کوم سکیمونه د تیر شوی حکومت چه په کوم باندے 50% یا Above په هغے کار شوے وی نو هغه مطلب دا دے چه مونږه Continue ساتو، باقی خو مطلب دا دے چه خامخا به مونږه خپل نوی سکیمونه هم کوؤ، دا د ګورنمنټ یو پالیسی ده، دوئ د داسے کار اوکړی چه د وزیر اعلیٰ صاحب سره د ملاؤ شی او د خپل سکیم د پاره د هغوی ته ریکویسټ اوکړی نو دا به زیاته بهتره وی۔

جناب سپیکر: جی۔

ډاکټر ذاکر الله خان: زهٔ هم دا خبره ورته کوم جی چه لکه دا درانی صاحب مخامخ ناست دے ، دا ډائریکټیوز هغوی ایشو کړی دی په 2006 کښے چه دا روډ تاسو

جوړ کړئ نو بیا دا حکومت خو لاړو، ختم شولو جی، دا بل حکومت راغلو، څنګه چه دوئ وائی چه وزیر اعلیٰ صاحب ته د ریکویسټ اوکړی، دا د وزیر اعلیٰ صاحب یو ډائریکټیو دے او درے ډائریکټیوز ئے نور دی۔ یو ډائریکټیو د وزیراعلیٰ صاحب دا دے چه په دیکښے ئے لیکلی دی چه "If not possible, it may be included in the next financial ADP 2009-10 as, desire by the honourable Chief Minister NWFP"، دا د وزیر اعلیٰ صاحب جی، لکه د دے وزیر اعلیٰ صاحب ډائریکټوز دی، نور کوم ځائے له ورشمه جی، که لاء منسټر صاحب خپل ډائریکټیوز ایشو کوی چه په دوئ پسے هم ورشمه؟ زۀ دا وایمه چه د حکومت خرچه پرے شوے ده او خلقو ته تکلیف دے، خلقو ته تکلیف دے جی او د حکومت خرچه پرے شوے ده۔

ملک قاسم خان خټک: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی ملک قاسم خان صاحب، د دے روډ-----

ملک قاسم خان خټک: جی د دے په باره کښے ده۔ آنریبل منسټر صاحب دا اووئیل جی چه مونږ د تیر شوی حکومت د تسلسل برقرار ساتلو د پاره د هغوی ADP commit کړه، هغه مو اومنله۔ زمونږه جی امبیری کلے دره تنګ روډ په تخت نصرتی تحصیل کښے بالکل نیمګړے پروت دے، زۀ جی د دغے خبرے نفی کومه چه زمونږ سکیم ولے نیمګړے پروت دے؟ که چرے دوئ د تیر ګورنمنټ Commitment پوره کولو نو زمونږه په خپله حلقه کښے دا سکیم ایم ایم اے ګورنمنټ کړے وو، بیا دوئ ولے نیمګړے تر اوسه پورے پریښے دے؟ دا بالکل غلطه ده جی۔

جناب سپیکر: جی آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: ما چه څنګه ګزارش اوکړو جی، چه یره د دے هغه Appropriate word چه کوم دے، هغه Throw forward liabilities چه کوم دی کنه، دا د تیر شوی ګورنمنټ چه څومره سکیمونه وو، حالانکه د خدائے فضل دے، زمونږه د کال، یو نیم کال او د دوه کالو نه زیات Throw forward نه دی نو دا به زمونږ نه پس چه کوم ګورنمنټ راځی، هغوی ته به ډیره فائده وی خو چه کوم مونږه Inherit کړے وه، هغه وخت کښے Throw forward

چه وو Three years او Four years داسے وو نو په مونږ باندے جی یکدم، زمونږه اولنئ اے ډی پی د 2008-09 ستاسو د ټولو په علم کښے ده چه 70% مونږه د تیر شوے اے ډی پی سکیمونو له ورکړل نو بیا خو به مطلب دا دے چه مونږ به په اولنی کال دوه کښے هیڅ هم نه کول او بس زاړه سکیمونه به مونږ کول، نو دوئ د داسےاوکړی چه د دے متعلقه منسټر چیف منسټر دے، دوئ د ورسره کښینی او چه هغوی ورسره کله رضا شی نو دا سکیم به انشاء الله اوکړی۔ دا زما ریکویسټ دے چه یره د چیف منسټر صاحب سره کښینئ او دا مسئله ورسره حل کړئ۔

ڈاکٹر ذاکراللہ خان: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: ډاکټر صاحب څه وائی؟

ڈاکٹر ذاکراللہ خان: زهٔ وایمه جی چه د چیف منسټر صاحب سره نور څه کښینمه، د هغوی Written هدایات خو زما سره دی چه محکمے ته ئے رالیږلی دی۔ بیا جی چه دوئ د کوم دغه جواب ما له راکړو د پالیسئ چه د 50% پورے کار، نو هغه د مشرف د دور د ډکټیټر شپ پالیسی وه او د جمهوری حکومت پالیسی نه وه، هغوی دا وئیلی وو چه کوم د Fifty percent نه زیات شوے وی نو هغه تاسو Include کړئ او کوم چه د Fifty percent نه کم دی، هغه به نه کوئ نو د دے حکومت خو جی د Incomplete schemes د پاره باقاعده په اے ډی پی کښے یو سکیم چلیږی او په هغے کښے دلته د وزیر اعلیٰ صاحب ډائریکټیوز موجود دی چه دا پکښے شامل کړئ، د هغے دپاسه نه شاملیږی۔ زهٔ دا وایمه چه محکمے دا کوم جواب ورکړے دے، دا خو زما په نظر کښے دا منسټر صاحب هم په دے اسمبلئ کښے مونږ ته داسے کوی چه لکه هغوی راته دروغژن کوی غوندے نو زهٔ وایمه چه محکمه دا دومره غلط کار کوی چه ما ته زما د یو سوال جواب نه دے راکړے شوے۔

جناب سپیکر: جی آنریبل، پی اینڈ ڈی، پلاننگ منسٹر، سینئر وزیر صاحب! یہ کیوں شامل نہیں ہوا، کیا ہوا؟

جناب رحیم داد خان {سینئر وزیر (منصوبہ بندی)}: جناب سپیکر، د ګورنمنټ کومه Criteria چه وه، لاء منسټر صاحب اووئیل خو ډاکټر صاحب چه د کوم روډ خبره

کوی، دا ما ته معلوم دے، دا یو ډیر ضروری روډ دے، بنه روډ دے او زۀ به د ډاکټر صاحب سره چیف منسټر صاحب له لاړ شم چه ستاسو دا ډائریکټیوز دی او دا ډائریکټیوز ولے Follow شوی نه دی نو انشاء اللّٰه تعالیٰ د دوئ دا کوم Grievances چه دی، دا به ختم کړو او د روډ د پاره به څه نه څه او شی۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی، تھینک یو، وزیر صاحب۔ جناب محمد زمین خان صاحب، سوال نمبر جی؟

جناب محمد زمین خان: ډیره مهربانی۔ جناب سپیکر، سوال نمبر دے جی 1243۔

جناب سپیکر: جی۔

* 1243 _ جناب محمد زمین خان: کیاوزیر محکمہ مواصلات وتعمیرات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع چترال میں سرکاری کاموں کو شفاف بنانے اور ان کی نگرانی کیلئے ایکسیئن محکمہ مواصلات وتعمیرات موجود ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ مواصلات وتعمیرات چترال نے مورخہ 28-06-2010 کو مختلف ترقیاتی کاموں کیلئے ٹینڈرز مشتہر کئے تھے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ ایکسیئن نے مخصوص ٹھیکیداروں کو نوازنے کیلئے حکومتی پالیسی کے برعکس بہت سے ٹھیکیداروں/فرموں کو ٹینڈر فارم ایشو نہیں کئے؛

(د) آیا یہ بھی درست ہے کہ متاثرہ فرمز/ٹھیکیداروں نے عدالت سے رجوع کرکے ٹینڈرز رکوادیئے ہیں؛

(ھ) اگر (الف) تا (د) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ ٹینڈرز کے اخباری اشتہارات، ٹینڈر پالیسی اور دیگر متعلقہ امور کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی نہیں، محکمہ نے 18-06-2010 کو مختلف ترقیاتی کاموں کیلئے ٹینڈرز اخبار میں مشتہر کئے تھے جو 29-06-2010 کو کھولنا تھے۔

(ج) جی نہیں، 67 عدد ٹھیکیداروں/فرموں نے ٹینڈر فارم کیلئے درخواستیں دی تھیں جو کہ تمام کے تمام ٹھیکیداروں/فرموں کو فارم ایشو کئے گئے۔

(د) جی ہاں، صرف ایک ٹھیکیدار نے عدالت سے رجوع کیا تھا، جس نے دوسرے دن اپنا کیس عدالت سے واپس لیا۔

(ھ) تمام کام حکومت کی پالیسی کے مطابق ہوا تھا اور کسی قسم کی کوتاہی نہیں کی گئی تھی۔ اشتہار روزنامہ 'مشرق' میں بمورخہ 18 جون 2010 کو مشتہر کیا گیا تھا۔

Mr. Speaker: Ji, any supplementary?

جناب محمد زمین خان: جی سر۔ سر، پہ دیکښے زما گزارش دا دے چہ د سی اینډ ډبلیو محکمه د دے ایوان په کارروائی کښے هیڅ قسم دلچسپی نه اخلی، دوئ په احتساب باندے یقین نه ساتی او نه ځان دے هاؤس ته جوابده گنړی ځکه چه د دے کوئسچن تقریباً یو کال پس جواب راغے او هغه جواب چه کوم راغلے دے نو هغه هم Incomplete دے۔ مونږه چه کوم څه غوښتی وو، د هغے نه ئے ځان خلاص کړے دے۔ جناب سپیکر، ما په دیکښے دا یو کوئسچن کړے وو چه آیا دا کوم ټینډر چه شوے دے نو په دے ټینډرو کښے ټهیکیدارانو ته فارمونه نه ورکړے کیدل او د دوئ سره زیاتے کیدو نو آیا ټهیکیداران د دغے ټینډر خلاف عدالت ته تلی وو او دغه ټینډر ئے رکاؤ کړے وو، که نه وو جی؟ دوئ زما سره دغه منلے ده جی چه او داسے شوی دی او یو ټهیکیدار ئے یاد کړے دے چه دے تلے وو جی۔ جناب سپیکر، په دیکښے زما گزارش دا دے چه د ټینډر کومه پالیسی وه، چه کومه د حکومت ټرانسپیرنټ پالیسی ده او د هغے خلاف دا ټینډر شوے دے او چه کوم من پسند ټهیکیداران وو، هغوی ته فارمونه ورکړے شوی دی او دا کوم ټهیکیدار چه عدالت ته تلے وو، دا هم بیا ایکسیئن پریشرائز کړے وو چه ته د عدالت نه خپل دغه واپس واخله، که نه وی مونږ به ستا خلاف چه کوم دے، ستا نورے هم ټینډرے دی او نور هم کارونه دی زمونږ سره، بیا به په دیکښے تا نه پریږدو، نو جناب سپیکر، په دیکښے زما گزارش دا دے چه دوئ خو Already منلی دی چه او خلق تلی وو عدالت ته، نو دا تاسو کمیټئ ته حواله کړئ ځکه چه دوئ چه داکوم شرائط ورکړی دی، دا شرائط که زهٔ تاسو ته اوو وایم چه په ټینډر کښے دا کوم شرائط دی او شرط نمبر 10 چه اوگورو نو "ٹھیکیدار کی کارکردگی کو سی اینڈ ڈبلیو ڈویژن چترال میں مدنظر رکھتے ہوئے فارم دیا جائے گا" ما چه ځنگه محکښے دا دغه کړے وو چه یره مخصوص خلقو ته ئے فارمونه ورکړی وو نو هغه د دے نه واضح ده چه د هغه ځائے د سی اینډ ډبلیو د ایکسیئن خوښه وه

چه کوم سړی ته ئے ټینډر ورکولو، هغه ته ئے ورکړے دے او چه کوم ئے نه وو خوښ نو هغه ته ئے نه دے ورکړے، یو جی۔ دویم زما-----

جناب سپیکر: اوړد دغه ئے مه وایئ، ضمنی سوال، وړوکے وړوکے وایئ تاسو۔

جناب محمد زمین خان: جی په دیکښے بس زما عرض دا دے، منسټر صاحب ته مے دا گزارش دے چه دا کومه ټرانسپیرنټ پالیسی وه، د هغے خلاف ورزی شوے ده، دا ټینډر غلط شوے دے، مخصوص کسانو ته ئے ټینډر فارمونه ورکړی وو، د دے سره جی قومی خزانے ته نقصان رسیدلے دے او چه هلته ئے فارمونه ورکړے وے نو په لکھونو پیسے به قومی خزانے ته د دغه فارمونو نه راغلے وے-----

جناب سپیکر: جی۔

جناب محمد زمین خان: بل طرف ته به Competition شوے وو نو د گورنمنټ خزانے ته به ډیره زیاته فائده رسیدلے وه۔

جناب سپیکر: جی آنریبل لاء منسٹر صاحب، پلیز۔

وزیر قانون: داسے ده جی، چه-----

محترمہ نور سحر: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: اودریږه بی بی، د هغوی جواب ورکړی نو بیا۔

وزیر قانون: زمین خان زمونږه ورور دے خو دا Fact and figures لږ داسے تهوړ مروړ کښے رامخے ته شو۔ داسے ده جی چه باقاعده د دے Proper، دا اوس په دیکښے چه Annexures لگیدلی دی، د 'مشرق' غوندے او نورو اخبارونو کښے دا properly advertise شوی دی او په دیکښے 67 کنټریکټرز حصه اغستے ده او یو کنټریکټر ته که څه مسئله راغلے وی، هغه پرے عدالت ته تلے دے او هغه هم بیا په سبا باندے خپل کیس واپس اغستے دے۔ په دیکښے داسے وی چه یو کس نیم، څنگه چه د دے نه مخکښے خبره اوشوه چه یره Ring والا ټهیکیداران هم شته نو بعضے سړے داسے کوالیفائیډ نه وی، کال ډپازټ ئے نه وی جمع کړے یا کال ډپازټ ئے چرته، لکه اصلی نه وی، Genuine نه وی، Fake وی نو هغه کیدے شی چه دوئ Refuse کړے وی خو بهرحال چه چا کال

ډپازټ جمع کړے وی او د هغه سره Proper receipt وی او هغه دغه راوړی نو هغه هر چا ته ملاویږی جی۔ اوس چه ټوټل دوه کاره دی، د دوه کارونو د پاره چه 67 کنټریکټرز ورله راغلی دی او Proper competition پرے شوے دے، Proper biding پرے شوے دے، Proper procedure follow شوے دے نو زهٔ نه پوهیږم چه په دیکښے څه داسے خبره ده چه کمیټئ ته به لاړه شی او هلته به بیا څه دغه رااوځی؟ نو دا به زهٔ دوئ ته خواست کومه چه یره کمیټئ ته هلته دغه مه کوئ، تاسو به زهٔ د دوئ سره کښینومه او متعلقه افسران هم راغلی دی، ستاسو دا۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> دے د دوئ سره کښینوئ جی چه دا هلته کلیئر شی۔

<u>محترمہ نور سحر:</u> جناب سپیکر صاحب!

<u>جناب سپیکر:</u> جی جی، تاسو څه وایئ نور سحر بی بی؟

<u>محترمہ نور سحر:</u> جناب سپیکر صاحب، زهٔ په دیکښے یو۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> سپلیمینټری کوئسچن مختصر پکار دے۔

<u>محترمہ نور سحر:</u> او مختصر دے سر۔ سر، په دیکښے دا ده چه دوئ دا کوم ټهیکیدار ته، یو خو دوئ د هغه نوم نه دے ورکړے۔ دویم د هغوی تفصیل ئے هم نه دے ورکړے چه آیا هغه له مخکښے دوئ ټینډر ورکړو او که ورئے نکړو؟ دریم دا ده چه هغه ټهیکیدار چه یو ورځ کیس داخل کړو او سبا له کیس واپس اخلی، د دے څه مطلب دے، دا خو صفا خبره ده چه هغه ولے واپس واغستو؟

<u>جناب محمد زمین خان:</u> جناب سپیکر! زهٔ یو گزارش کول غواړم۔

<u>جناب سپیکر:</u> دا تاسو چه څه وایئ، دا خو زما په خیال په کوئسچن کښے دا جواب هډو غوښتے هم نه دے۔

<u>محترمہ نور سحر:</u> هغوی هلته کښے وئیلی دی۔

<u>جناب سپیکر:</u> څه ئے وئیلی دی؟

<u>جناب محمد زمین خان:</u> زهٔ یو گزارش کوم جی، زهٔ یو گزارش لرم۔

<u>جناب سپیکر:</u> هں جی؟

جناب محمد زمین خان: زما د دے کوئسچن مقصد دا وو چه یره په دے صوبه کښے په سی اینډ ډبلیو کښے چه کومه بدعنوانی او دغه روانه ده نو چه د هغے مخ نیوے اوشی۔ زمونږه آنریبل منسټر صاحب اووئیل چه یره په سبا له ټهیکیدار دا خپل کیس واپس اغستے دے۔ تاسو جی دا کمیټئ ته حواله کړئ او زۀ دغه ټهیکیدار د ګواه په صورت کښے راولم چه هغه پریشرائز شوے دے او په زور باندے دا کیس په ده باندے واپس اغستے شوے دے نو دا ظلم او زیاتے کیږی۔ یو طرف ته چه کوم دے نو د ټهیکیدارانو سره زیاتے کیږی او بل طرف ته قومی دولت ته نقصان رسی نو په دیکښے زما دا ګزارش دے چه یره که منسټر صاحب زما سره Agree کیږی او کمیټئ ته حواله شی چه دا سسټم 'ټراسپیرنټ' شی او د قومی دولت ضیاع نه کیږی۔ ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: سپیکر صاحب، یو خو جی داسے ده چه دا خبره هر ځائے کیږی چه دوئ اووئیل چه یره په دے یو مخصوص ډیپارټمنټ کښے ډیر کرپشن دے۔ د دے نه خو جی څه داسے یا خو د دوئ څه ثبوت راوړی، دغه د اوکړی، هغه متعلقه افسر به بیا سړے Suspend کړی، Terminate به ئے کړی، جیل ته به ئے واچوی۔ اوس دا دغه کول چه یره یو ټهیکیدار ته فارم نه دے ملاؤ شوے ، هغه بیا عدالت ته تلے دے او بیا په سبا هغه کیس پخپله اغستے دے ، ما چه څنګه ګزارش اوکړو ، بعضے وخت کښے داسے وی چه یو کس د ځان سره Fake دغه راوړی ، د بینک دا دغه کال ډپازټ، دا Fake دغه راوړی د ځان سره، د هغے وجے نه ورته ملاؤ نه شی یا لیټ وی، افسر پاڅیدلے وی، څه پرابلم دغه شوے وی۔ 67 کسانو ته جی ایشو شوے دے ، Proper competition پرے شوے دے ، صرف دوه کاره دی، هغه هم په چترال کښے دی نو یو ځائے کښے چه ما۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: لاء منسټر صاحب! د Concerned department سیکرټری صاحب او دا نور افسران ورسره کښینوئ۔۔۔۔۔

وزیر قانون: بنه جی۔

جناب سپیکر: چه د دوئ دا کوم دغه دے۔۔۔۔۔

وزیر قانون: ٹھیک شوہ جی۔

جناب سپیکر: شکوک دی، دا ختم شی، کہ ختم نہ شی بیا بہ ئے دغے کړئ کنہ۔

وزیر قانون: بیا بہ ئے دوبارہ-----

جناب سپیکر: بیا دوبارہ ئے دغہ کړہ۔

وزیر قانون: مهربانی جی۔

جناب سپیکر: شکریہ۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

1185 _ جناب بادشاہ صالح: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ ترقیاتی کام مختلف ٹھیکیداروں کو دیتا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) گزشتہ دو سالوں کے دوران پانچ ملین سے اوپر کے کل کتنے کام دیئے گئے ہیں، ضلع وائز تفصیل فراہم کریں؛

(ii) ٹینڈر اور بغیر ٹینڈر کے کام کرنے والی فرموں کے نام اور ریٹ، ٹینڈر میں حصہ لینے والوں کے نام اور ریٹ، نیز ڈیپارٹمنٹ کے ریٹ کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں۔

(ب) (i) گزشتہ دو سالوں کے دوران پانچ ملین سے اوپر کے کاموں کی ضلع وائز تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

(ii) محکمہ سی اینڈ ڈبلیو نے کسی ضلع میں کوئی کام بغیر ٹینڈر کے نہیں دیا ہے۔ تمام قانونی کارروائی مکمل کرنے کے بعد ضلع اپر دیر میں جو کام ٹھیکیداروں کو دیئے گئے ہیں، ان کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

1188 _ جناب بادشاہ صالح: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گزشتہ حکومت نے دیر بالا کے حلقہ پی ایف 92 بمقام پاتراک اور باڑا بریکوٹ میں دو پلوں کی منظوری دی تھی؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پلوں کا تقریباً 90 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ نے ٹھیکیدار کو بل بمعہ سیکورٹی ادا کر دیا؛

(د) آیا یہ بھی درست ہے کہ ٹھیکیدار نے بقایا کام تاحال مکمل نہیں کیا؛

(ھ) اگر (الف) تا (د) کے جوابات اثبات میں ہوں تو بقایا کام کب تک مکمل کیا جائے گا اور محکمہ اس کوتاہی پر ٹھیکیدار اور متعلقہ افسران کے خلاف کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں۔

(ب) فی الوقت 100 فیصد کام مکمل ہو کر ٹریفک بحال کر دی گئی۔

(ج) جی ہاں۔

(د) پلوں پر کام مکمل ہو گیا ہے۔

(ھ) کام کی تکمیل کے بعد پل ہر قسم کی ٹریفک کیلئے کھول دیئے گئے ہیں۔

رسمی کارروائی

سکول بس پر نامعلوم افراد کی فائرنگ

جناب سپیکر: جی نگهت اورکزئی بی بی، نگهت صاحبه، نگهت اورکزئی بی بی، یار شپاړس خطونه ئے رالیږلی دی، خدائے خبر څه وائی؟ د هغے په خبره خو----

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، میں ایک بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی آپ کیا بولنا چاہتی ہیں؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب! پوائنټ آف آرډر مے دے۔

جناب سپیکر: کہ تاسو نه وایئ، ثاقب خان وئیل غواړی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں نہیں، جناب سپیکر صاحب، میں نے آپ سے پوائنٹ آف آرڈر کیلئے بات کی تھی۔ جناب سپیکر صاحب، ایسا ہے کہ آج کوہاٹ روڈ پر پھر بہت زیادہ ایک ایسی صدمے والی بات ہوئی ہے کہ ہمارے بچوں کی، جو سکول میں پڑھتے ہیں، ان کی وین جارہی تھی اور نامعلوم افراد نے ان کی وین پر فائرنگ کی جس میں جناب سپیکر صاحب، تین بچے، بس کے ڈرائیور سمیت شہید ہو گئے اور باقی جو 17 بچے تھے، وہ زخمی ہیں، ہاسپٹل میں ہیں اور ان میں کچھ کی حالت نازک ہے۔ جناب سپیکر صاحب، اگر یہ کوئی ذاتی دشمنی ہوتی، تو میں سمجھتی ہوں کیونکہ پولیس یہ کہہ رہی ہے کہ ہمیں ابھی تک پتہ نہیں چلا کہ وہ

نامعلوم افراد Terrorists تھے یا کیا تھے؟ میرا خیال ہے اگر پولیس کو نہیں پتہ تو میں تھوڑا سا بتادوں ان کو کہ اگر یہ ذاتی دشمنی ہوتی تو ضرور وہ چاروں طرف سے وین کو گھیر لیتے، ان میں سے ان کو Identify کر لیتے۔ اگر کوئی ذاتی دشمنی ہوتی تو اسی شخص کو نکال کے یا اسی بچے کو نکال کے قتل کرتے اور پولیس کا یہ کہنا کہ "نامعلوم افراد" تو جناب سپیکر صاحب، میں اپنی پولیس پر بہت فخر کرتی ہوں، ہم لوگ ان کیلئے بہت کچھ کرنا چاہتے ہیں لیکن جب پولیس یہ کہہ دیتی ہے کہ "نامعلوم افراد" تو جناب سپیکر صاحب، تمام صوبہ ہم پر ہنستا ہے کہ یہ کیسی پولیس ہے کہ اگر کسی کی کسی کے ساتھ دشمنی ہے تو اس کو نکال کر اس پر فائر کریں گے، اس کو ماریں گے اور اس کے بعد وہ لوگ چلے جائیں گے۔ جناب سپیکر صاحب، یہ تو سراسر دہشت گردی ہے اور دہشت گردوں نے یہ کام کیا ہے، جس پر جتنی بھی زیادہ ہم لوگ یہاں پر مذمت کریں تو یہ کم ہے اور جناب سپیکر صاحب، میں تو سمجھتی ہوں کہ ان دہشت گردوں کو یہاں پہ، مجھے سمجھ نہیں آتی ہے کہ گرفتار کیوں نہیں کرتے، ہم لوگ اتنے بڑے بڑے ناکے لگا لیتے ہیں، لوگوں کو تکلیفیں دے دیتے ہیں، لوگ ایمبولینسز میں مر جاتے ہیں، آپ لوگ ہماری پروٹیکشن کیلئے اتنے بڑے بڑے ناکے لگاتے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، میں آپ سے کل بھی بات کرنا چاہ رہی تھی اور آج بھی میں یہ بات کروں گی کہ معصوم جانیں ویسے شہید ہو جاتی ہیں تو جناب سپیکر صاحب، میں آپ سے یہ درخواست کرتی ہوں کہ آپ ہمیں شہادت کا موقع دیں اور خدا کیلئے یہ تمام ناکے ہٹادیں کیونکہ ان ناکوں میں ہم لوگ پھرتے ہیں اور جناب سپیکر صاحب، ہماری گاڑیاں باقاعدہ اس رش میں ہوتی ہیں۔ (تالیاں) جناب سپیکر صاحب، اس ٹریفک میں ہوتی ہیں تو اگر آپ ہمارے بچاؤ کیلئے یہ کام کر رہے ہیں تو جو رات قبر میں ہو، وہ گھر پر نہیں ہو سکتی۔ جناب سپیکر صاحب، میں آپ سے درخواست کرتی ہوں کہ ہمیں شہادت کا موقع دیا جائے اور اگر ہماری موت مقرر ہے تو اس پروٹیکشن کے باوجود بھی ہمیں اس اسمبلی میں مار دیا جائے گا اور اگر ہماری موت مقرر نہیں ہے تو سامنے دہشت گرد کھڑا ہو گا، ہم اس کو مار ڈالیں گے مگر وہ ہمارا کوئی بال بھیگا نہیں کر سکے گا۔ جناب سپیکر صاحب، میں آپ سے درخواست کرتی ہوں کہ ان لوگوں کیلئے، ان بچوں کیلئے اور اس ڈرائیور کیلئے جو شہید ہو گئے ہیں، ان کیلئے دعا کرائی جائے اور جو زخمی ہیں، ان کی صحت کیلئے دعا کی جائے اور جناب سپیکر صاحب، ایک مشترکہ دعا یہ کی جائے کہ اللہ تعالیٰ ان دہشت گردوں کو جو انسانیت کے قاتل ہیں، ان کو یا تو ہدایت کر دے اور یا ان کو ایسی جگہ پر موت دے دے کہ جہاں پہ ان کو پینے کیلئے پانی بھی نہ ملے۔ تھینک یو، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی ثاقب اللہ خان۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی۔ جناب سپیکر صاحب، نگهت بی بی خبرے اوکړے، زۀ ئے شکریه ادا کومه جی۔ دا علاقه زمونږه د ډپټی سپیکر صاحب او زما د علاقے سره ده نو زۀ د دوئ ډیره شکریه ادا کوم چه دوئ د خپل جذباتو اظهار اوکړو۔ سر، زۀ به تاسو Update کول غواړمه چه په دیکښے پینځه ماشومان شهیدان شوی دی او پینځلس زخمیان دی جی۔ جناب سپیکر صاحب، خبره اوشوه چه پولیس دا وائی چه دا ذاتی دښمنی وه۔ سر، دا زمونږه بدقسمتی ده، دا خبره د وړومبئ ورځ نه مونږه په دے فورم کوؤ چه دا کوم دهشت گرد چه دی، د دوئ نه مذهب شته، نه ئے زمونږ سره څه تعلق شته او د دے خلقو د وجے نه په دنیا کښے زمونږه مذهب هم بدنام دے او هر یو سړے دا وائی چه یره دا مسلمانان دی نو مذهب بدنام دے د دے دهشت گردو د وجے نه، چه د چا څه مذهب نشته او زمونږه د پښتو کلچر هم د دوئ د وجے بدنام دے۔ دلته ټول پښتانه ناست یو جی، د دے خاورے خلق یو، د ډیره اسماعیل خان نه واخله تر هزاره بالاکوټ، هر یو ځائے ته چه تاسو د پښتنو ملک ته ځئ، دلته چه څومره کسان ناست دی، د هغوی نمائندگان دی۔ زمونږه دښمنو کښے مونږه جرگے ډیرے کړی دی خو چرته به هم اونه گورے چه د پښتنو په دښمنیانو کښے ئے ماشومان ویشتی وی؟ دا د انسانانو کار نه دے خو یادیږو به پرے مونږه، پښتانه به پرے یادیږی۔ جناب سپیکر صاحب، بدقسمتی دا ده چه د نن ورځے پورے زمونږ مرکزی حکومت او زمونږه ادارو خپله واضحه پالیسی جوړه نکړه۔ مونږه اوس هم تابع یو د حالاتو چه د هغے زمونږ سره څه تعلق نه دے پکار۔ دے خلقو جناب سپیکر صاحب، زمونږه مذهب بدنام کړو، زمونږه پښتو ئے تباه کړه او اوس زمونږه په مستقبل پسے لگیدلی دی، دا ماشومان زمونږه مستقبل دے۔ ما مخکښے هم خبره کړے وه چه په دے دوه میاشتو کښے پینځه سکولونه خالی زما په حلقه کښے ټارگټ شوی دی۔ په ځنگلی باندے وړومبے اټیک نه دے جی۔ که تاسو ته یاد وی، په دویم کال باندے چه کله مونږه دلته وو، د ځنگلی چوکئ سره د ماشومانو سکول وو، 26 ماشومان ورکښے مړه وو۔ دا کسان زمونږ د مذهب، زمونږ د پښتو او زمونږ د مستقبل دښمنان دی۔ په دیکښے واضحه

پالیسی پکار ده، په دیکښې دویمه خبره نه ده پکار۔ که څوک ورسره خبره کوی، کوی به خو زمونږ دښمنان دی، پکار ده چه مونږ ورله سرونه مات کړو۔ (تالیاں) په دیکښې خبره نشته دے۔ نن که امریکه ده، که انګلینډ دے، که دا ورسره خبره کوی، سل ځله د کوی خو چه زما د مستقبل، زما د ماشوم، زما د مذهب او زما د پښتو د تباهئ په لاره کښې ورسره چه کوم کسان ولاړ دی، هغه زما دښمن دے جی، په دیکښې دویمه خبره نشته دے۔ جناب سپیکر صاحب، په ریزولیوشنز تنګ شو۔ زما ریکویسټ دا دے چه په دیکښې د یوه کمیټی کښینی، دا مخکښې هم ما ریکویسټ کړے دے او د دے چه څومره ادارے دی، که هغه د وفاق ادارے دی او که هغه د صوبے ادارے دی چه د هغوی نه مونږه تپوس اوکړو چه تاسو کوئ څه، ستاسو لائحه عمل څه دے، دلته نه خو د صوبے نه زمونږ شهیدان، زمونږه د پارټئ، زمونږه د صوبے شهیدان، د دوئ دا شهادتونه تاسو ته څه ښکاری نه، دا به د سیاست نذر کیږی؟ جناب سپیکر صاحب، د خبرو نه څه نه جوړیږی، زما مخکښې هم ریکویسټ وو او اوس هم درته درخواست کوم چه یوه کمیټی د جوړه شی، د پارټیز پارلیمانی لیډرانو د جوړه شی، مونږه د نه راغواړی خو د دے ادارو نه تپوس کول غواړی چه دا ولے داسے کیږی، ستاسو پالیسی څه ده چه د یو چیک پوسټ او د بل چیک پوسټ په مینځ کښے دا کار کیږی، ډزے کیږی او څوک ئے تپوس نه کوی؟ خبرے به کوی خلق، زمونږه څه پالیسی ده، د خلقو پالیسی ده، که خپله یواځے زمونږه انفرادی پالسی ده؟ جناب سپیکر صاحب، زما خواست به وی چه یو دعا اوکړو، ماشومان دی، دا ټول جنتیان دی خو د دوئ د لواحقینو د پاره دعا اوکړو چه الله تعالیٰ د ورله صبر ورکړی او زمونږه په دے خاوره چه دا ځنګلیان راغلی دی، زمونږ په دے خاوره چه دا ځناور راغلی دی، انسان خو دا کار نه شی کولے، خدائے د مونږه د دوئ نه خلاص کړی۔ ډیره مهربانی۔

<u>جناب سپیکر</u>: دا نصیر محمد خان صاحب۔۔۔۔

<u>جناب لیاقت علی شباب (وزیر آبکاری و محاصل)</u>: جناب سپیکر! زهٔ هم په دے باره کښے خبره کول غواړم، که ستاسو اجازت وی؟

جناب سپیکر: اودریږه، دا دعا لږه، په دے باندے تاسو هم څه وئیل غواړئ؟

وزیر آبکاری ومحاصل: هم په دے خبره باندے جی۔

جناب سپیکر: نه، هم په دے خبره باندے څه وئیل غواړئ؟

وزیر آبکاری ومحاصل: او۔

جناب سپیکر: خا خا۔

وزیر آبکاری ومحاصل: تھینک یو، جی۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: اودریږه نصیر محمد خان! په دوئ پسے ستاسو نمبر دے، دا کرنٹ دغه روان دے، په دوئ پسے تاسو شوئ جی۔

وزیر آبکاری و محاصل: دا نن چه کوم اندوهناکه واقعه اوشوه جی او په پاکو ماشومانو باندے چه دا کوم فائرنگ شوے دے او کیجولیٹیز شوی دی، د هغے خو جی چه هر څومره شدید مذمت اوکړو نو کم دے۔ خبره جی دا ده چه څنګه ثاقب چمکنی صاحب زمونږ ورور دا خبره اوکړه چه دا په دے نه کیږی چه ګنی مونږ به په آرام کښینو، دا خلق به Face کوؤ جی او یو تھوس پالیسی هم پکار ده چه نه مونږه د دغه خلقو سره د ډائیلاګ کولو په حق کښے یو، د دوئ سره جنګ پکار دے جی او کوم جنګ چه روان دے، دا قام او ملک قربانی ورکوی لګیا ده (تالیاں) نو دا په دے نه خلاصیږو، د هغے د پاره قام هم تیار دے، قربانی هم ورکوی لګیا دے، زمونږه لاء انفورسمنټ ایجنسیانو والا هم قربانی ورکړے ده نو بس Straightforward policy ده چه جنګ به تر هغے پورے کوؤ چه ترڅو مو دا ختم کړی نه وی خو زۀ دا یو ګزارش په دغه لړ کښے کومه جی چه دا کوم، پرون هم دلته کښے زمونږه معزز ممبرانو دا خبره اوچته کړے وه بیا پاتے شوه، د اسمبلئ د اجلاس په وجه چه د ټریفک دا کومه مسئله مونږ ته جوړیږی نو زما خو جی دا ریکویسټ دے چه Being a Muslim زمونږ ایمان دے چه مرګ په نیټه دے او چه کوم خلق راځی او په مهران بیس باندے راځی، چه کوم خلق راځی او په جی ایچ کیو باندے راځی نو هغه زمونږه د دغه د پولیس دوه څلور سپاهیان

ئے نه شي منع کولے چه دلته راځي۔ خبره جي دا ده چه کم از کم پبلک ته دا پرابلم نه وي، روډونه آزاد کړئ او مونږ به دلته کښنے راځو (تالیاں) نو دا به یو ښه دغه وي۔ دلته لیډرشپ ناست دے او چه کله لیډرشپ دغه ګهبراهټ قام ته ورکوی نو د قام حوصله به څه اوچتیږي، لهذا زما دا خواست دے چه کم از کم دغه د روډونو دا Blockade چه کوم دے ، د اسمبلۍ د سیشن په ټائم کښے د دا ختم کړے شي۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: جناب سپیکر! اس پر میں بھی یہی کہنا چاہوں گی کہ ان بلاکس کی وجہ سے یہاں پر ٹریفک کا مسئلہ بڑا گھمبیر بنا ہوا ہے اور عوام کو اس مسئلے کیوجہ سے بڑی پریشانی کا سامنا ہے کیونکہ جب بھی کوئی ایمبولینس کسی مریض کو لے جارہی ہوتی ہے تو راستے میں رش ہونے کیوجہ بعض اوقات مریض راستے میں ہی دم توڑ دیتا ہے، گرمی اور اسی ٹریفک کی وجہ سے لوگوں کا حال برا ہو جاتا ہے، اسلئے آپ مہربانی کریں، آپ ایجنسیوں سے کہیں کہ خدا کیلئے آپ لوگ قلعوں میں بیٹھے ہوئے ہیں، آپ لوگوں کا کچھ نہیں بگڑتا ہے، اگر شہادت ہماری قسمت میں ہے اور شہادت ہمیں اگر ملنی ہے تو مل جائے لیکن جناب سپیکر صاحب، وہ لوگ جو ایمبولینسوں میں مر جاتے ہیں، ان لوگوں کے والی وارث ہمیں بد دعائیں دیتے ہیں تو مہربانی کر کے یہ ٹریفک کھول دیں جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب منور خان ایڈوکیٹ</u>: سر! اس میں ایک ریکویسٹ ہے، کل بھی میں یہ کہہ رہا تھا کہ اس وجہ سے ممبران اسمبلی کو لوگ بد دعا نہیں بلکہ گالیاں تک دیتے ہیں۔ یہ سیکورٹی والی بات تو ٹھیک ہے کہ سیکورٹی والے کھڑے ہوں لیکن یہ 'بریکرز' جلد از جلد ہٹانے چاہئیں کیونکہ جو کچھ بھی ہوگا، خدا تو ہے اور مارنے والے سے بچانے والا بہت بڑا ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: یہ اس پہ-----

<u>ملک قاسم خان خٹک</u>: جناب والا!

<u>جناب سپیکر</u>: ملک قاسم خان صاحب، بالکل د مرګ یو ورځ مقرر ده، هغه نه نوریږي۔ دا چه کله اجلاس شروع کیږي، اجلاس جب بھی شروع ہوتا ہے تو اس سے پہلے ہم تمام پارلیمانی لیڈرز کو بلاتے ہیں اور پارلیمانی مشران بیٹھ کے انتظامیہ کے ساتھ ایک بات طے کرتے ہیں جو کہ آپ بھی انہی جماعتوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ میاں صاحب ایک Policy matter دے دیں گے

لیکن اس دفعہ پارلیمانی لیڈرز کا اجلاس ہم نے نہیں بلایا تھا اور کچھ احتیاط کی بھی ضرورت ہے، ویسے پالیسی بیان۔۔۔۔۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: میاں صاحب! تہ لږ صبر او کړہ، نصیر محمد خان میداد خیل صاحب کو پہلے سنتے ہیں، پھر اس کے بعد حکومت کی طرف سے میاں افتخار حسین صاحب اس کو واضح کریں گے اور اگر آپ مناسب سمجھتے ہیں، میں پھر دوبارہ تمام پارلیمانی لیڈرز اور۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: پہلے میاں صاحب کو سنتے ہیں۔ جی نصیر محمد خان۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: شکریہ جی۔ جناب سپیکر، اس دفعہ اس رواں اجلاس کا یہ تیسرا دن ہے اور میں نے ان تین دنوں میں اپنے حلقے میں خود کش حملے کی نشاندہی کیلئے پوائنٹ آف آرڈر پر آپ سے اجازت طلب کرنے کی کوشش کی لیکن میں ایک دفعہ پھر آپ کا شکر گزار ہوں کہ دیر آید درست آید، آج آپ نے موقع دے ہی دیا۔ جناب سپیکر، عید کے دوسرے دن میرے حلقے درہ پیزو میں پولیس سٹیشن پر ایک خود کش حملہ ہوا، خوش قسمتی سے پولیس سٹیشن بھی محفوظ رہا اور ہماری پولیس بھی محفوظ رہی لیکن اس خود کش حملے میں درہ پیزو کے کچھ معصوم لوگ شہید ہوئے ہیں اور کافی لوگ زخمی ہوئے۔ ان کے ساتھ ساتھ پولیس سٹیشن کے قرب و جوار میں کافی مکانات مسمار ہوئے، دکانیں گریں اور لوگوں کا کافی جانی نقصان کے ساتھ ساتھ مالی نقصان بھی ہوا مگر جناب سپیکر، افسوسناک پہلو یہ ہے کہ بے حسی کی بھی ایک انتہا ہوتی ہے۔ ایک سانحہ ہوا اور اس چوہے بلی کے کھیل میں ہماری اس منتخب حکومت نے، ہماری اس منتخب حکومت کے کسی ذمہ دار شخص نے ان شہداء اور ان زخمیوں کے ساتھ کسی قسم کا بھی اظہار ہمدردی نہیں کیا۔ جناب سپیکر، عید گزرنے کے بعد جن لوگوں کے مکانات مسمار ہوئے یا نقصان پہنچا تو وہ لوگ اپنی مدد آپ کے تحت اپنے اپنے مکانات اور دکانوں کی تعمیر پر لگ گئے لیکن جناب سپیکر، ستم ظریفی یہ ہے کہ ہمارے ڈسٹرکٹ لکی مروت کی پولیس نے ان لوگوں کو اپنے مکانات کی تعمیر سے روک دیا اور جواز یہ پیش کیا کہ چونکہ یہ علاقہ پولیس سٹیشن کے، جناب سپیکر، پیزو کا پولیس سٹیشن آبادی کے اندر ہی ہے، پولیس کے اس اقدام کی وجہ سے لوگوں میں کافی اشتعال پایا جا رہا ہے کہ ایک تو ہمارے مکانات گرے ہیں، حکومت نے نہ ہی پوچھا، نہ کوئی مدد کی اور نہ ہمارا کوئی پرسان حال ہے۔ میں ان تمام معززین علاقہ کا اپنے اور اپنے حلقے کے

عوام کی طرف سے بھی شکر گزار ہوں کہ جو فاتحہ خوانی کیلئے علاقے میں موجود رہے یا وہاں اس مقام پہ آئے اور لوگوں کے ساتھ اظہار ہمدردی کیا۔ جناب سپیکر، میری آپ سے یہی گزارش ہے کہ ایک تو ہم بے حسی کی انتہا پہ پہنچ چکے ہیں، جیسا کہ ابھی مجھ سے پہلے ہمارے دوستوں نے اس معاملے پر اظہار خیال کیا۔ جناب سپیکر، یہ بھی میں بتاتا چلوں کہ ہمارے ڈسٹرکٹ لکی میں ہم نے ایک امن جرگہ بھی بنایا ہوا ہے اور کوشش ہماری یہ ہوتی ہے کہ اپنے علاقے کو امن سے رکھ سکیں اور جو بیرونی خدشات ہیں، جو ہم پہ حملے ہو رہے ہیں، مجھ پہ بھی حملہ ہو چکا ہے اور پھر بھی ہمیں دھمکیاں مل رہی ہیں اور جس طرح آپ نے فرمایا کہ موت کا ایک دن مقرر ہے تو یقیناً ہمارا ایمان ہے کہ ہم نے اس دن مرنا ہے جس دن اللہ تعالیٰ ہمارے مرنے کا فیصلہ کر کے ہمیں واپس بلائے گا اور ہم نے دنیا سے چلے جانا ہے۔ جناب سپیکر، آج موقع ہے کہ قوم کے یہ جتنے بھی ذمہ دار لوگ ہیں، اس مسئلے پر بیٹھیں اور اس علاقے کو، اس قوم کو اس چوہے بلی کے کھیل سے نجات دلا دیں، ایسا نہ ہو کہ ہمارے بھی منہ کھل جائیں کیونکہ ہمیں بھی کچھ ایسی باتیں پرائیویٹ محفلوں میں بتائی جاتی ہیں کہ اگر حکومت چاہے تو یہ چیز روک سکتی ہے لیکن حکومت کی مجبوری ہے کہ کسی بیرونی طاقت کو یہاں آنے سے روکنے کیلئے یہ کام ہمیں کرنا پڑتے ہیں۔ آج چونکہ پھر ایک نقصان ہوا ہے جس میں بچے شہید ہوئے ہیں تو یقیناً یہ ایک لمحہ فکریہ ہے اور ہم نے ایک ذمہ دار قوم اور اپنے اپنے حلقوں کے ذمہ دار لوگوں کی حیثیت سے بیٹھ کر اس پہ سوچنا ہے۔ آج بھی وقت ہے کہ اگر ہم نے اس پہ نہ سوچا تو جس طرح پرسوں بابک صاحب پر حملہ ہوا، کل ہم پہ پھر دوبارہ بھی ہو سکتا ہے اور خدانخواستہ کسی پر بھی ہو سکتا ہے تو اس سے پہلے کہ دیر ہو جائے، اس سے پہلے کہ ہم اس چیز کو سنبھالنے کے قابل ہی نہ رہیں تو اگر آج ہم نے اس مسئلے پہ سنجیدگی سے نہ سوچا تو شاید بہت دیر ہو جائے اور ہم اس قابل ہی نہ رہیں کہ اس مسئلے پہ سوچ سکیں۔ میری ایک دفعہ پھر آپ کے توسط سے حکومت سے گزارش ہے کہ پولیس کے اس اقدام کو فوراً روک دیں، ایسا نہ ہو کہ ہم مجبور ہو کر اپنے عوام کے ساتھ کھڑے ہو کر ان کو اجازت دے دیں کہ اپنی تعبیرات کریں، اگر کسی نے آپ کو ہاتھ بھی لگایا تو ان کے ہاتھ توڑ دیئے جائیں گے۔ و آخِرُ الدَعوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: شکریہ، شکریہ۔ میاں افتخار حسین صاحب، آنریبل منسٹر فار انفارمیشن، پلیز۔

وزیر اطلاعات: ډیره مهربانی جی۔ سپیکر صاحب، دوه درے مسئلے شریکے شوے ځکه چه بنیادی طور د ماشومانو د شهادت چه پینځه شهیدان شوی دی او

پینځلس زخمیا ن دی او د دے سره چه دوئ دا نورے مسئلے اوتړلے نو نن زمونږ د عوامی نیشنل پارټئ د دیر مشر شیر خان په دهماکه کښے شهید کړے شو او رښتیا خبره دا ده، په دیکښے شک نشته دے چه صورتحال مشکل هم دے او صورتحال داسے دے چه څنګه دے ملګرو بیان کړو۔ د لکی مروت واقعه هم دوئ د دے سره اوتړله خو زۀ به بنیادی دے خبرے له راشم چه کومه دلته د اسمبلئ په حواله هم د دے سره اوتړلے شوه۔ په دیکښے خو شک نشته چه یو زمونږ د ماشومانو، زمونږ د جماتونو، زمونږ د حجرو یا زمونږ د قرآن شریفونو دا بے حرمتی څه د نن نه نه ده، دا د ډیر وخت نه راروانه ده او یقیناً چه دا زمونږ نه توجه هم غواړی او مونږ نه خپلے پخے ارادے هم غواړی او دے له داسے شکل ورکول، دا نه زما مسئله ده او نه د بل مسئله ده بلکه دا د ټول قام مسئله ده او دا شریکه مسئله ده۔ مونږ که داسے خبره اوکړو چه ګنی د چا پکښے حصه نشته او زمونږه ډیر کمال دے، دا به مناسب نه وی ځکه چه دا جنګ په یو سر نه کیدے شی، نه ئے یواځے یوه پارټی کولے شی او نه ئے حکومت کولے شی، دا قامی جنګ دے او قام به ئے په شریکه باندے کوی او دلته چه چا هم د نیکو جذباتو او د احساساتو اظهار کړے دے، زۀ ئے شکریه ادا کوم او شکر دے چه د دے خبرے احساس ورځ تر ورځ زیاتیږی چه د دے خلقو سره نیغ په نیغه د حساب کتاب کولو نه بغیر بله لار نشته خو دا یو د پالیسئ په بنیاد د دے خبرے چونکه ضرورت پیښیږی چه څوک دا اونه وائی چه ګنی مونږه غیر جمهوری، غیر آئینی یا غیر انسانی لارے خپلوؤ۔ بالکل مونږه د مهذبے زمانے او د مهذبے دنیا اوسیدونکی خلق یو، مونږه ټولے مسئلے د امن او د ورورولئ په لاره حل کول غواړو او د هغے د پاره هغه خپلے تقاضے پوره کول غواړو۔ مونږه هر چا ته په خپل خپل وخت خپله موقع ورکول غواړو او د هغے موقعو وخت تقریباً تقریباً په تیریدو دے، لهذا مونږ هغه پالیسی چه د حکومت په دے وخت کښے او بیا د ټولے دنیا د دهشت ګردئ په بنیاد ده، مونږ د هغے یو حصه یو چه که چرته دوئ اسلحه ایږدی، حکومتی Writ تسلیموی نو جناب سپیکر صاحب، زه به د نور چا نه وایم خو د خپل ځوئے نیغ په نیغه دا خبره کولے شم چه زه د هغه وینے بخښلو ته تیار یم خو که په دے خاوره امن راځی او دوئ اسلحه ایږدی او مذاکراتو ته

غاړه ایږدی، دا زمونږه نیغ په نیغه د پالیسئ حصه ده خو که چرته دا سے نه وی، که د مینے او د وروروئ په ژبه نه پوهیږی، د مذاکراتو په لار نه پوهیږی چه مونږه ټولے لارے، دا خپل ځان مونږه یو یو ځل نه څو څو ځل د ملاکنډ په حساب باندے مونږ د دے مرحلو نه تیر شوی یو، دا خلق د مذکراتو نه چه کومه ناجائزه فائده اخلی، هغوی دا احساس کوی چه ګنی مونږ دومره مضبوط یو، دا حکومت مونږ ته مجبور دے او مونږ ته ناست دے، لهذا دا هم ډیره ښه خبره ده چه دوئ وائی چه حکومت د پالیسی واضحه کړی نو پالیسی واضحه ده او مونږ په ملاکنډ ډویژن کښے چونکه Settled belt زمونږ د خیبر پختوانخوا نیغ په نیغه د هغے سره لار ده، مونږ په هغه ځائے کښے ټولے خبرے واضحه کړی دی۔ د امریکے خواهش نه وو چه مذاکرات اوکړئ، مونږ مذاکرات کړی وو، د ډیرو مقتدر قوتونو خواهش نه وو چه مذاکرات اوکړئ، مونږ کړی دی خو د مذاکراتو نه هغوی ناجائزه فائده اغستے ده او چه کله مونږه کارروائی اوکړه نو یقیناً چه مشکل به وو، د هغے قیمت مونږ ادا کړو خو په ملاکنډ ډویژن کښے امن راغلو، لهذا تجربه دا ښائی، عقل و فهم دا ښائی چه د دے خلقو خلاف چه دوئ په مضبوطه طریقه، د دوئ سره به اسلحه وی، د دوئ به یو قوت وی او حکومت به ورسره مذاکرات کوی، د دوئ حیثیت تسلیموی نو دا په معاشره کښے یو بل مشکل پیدا کوی، لهذا حکومت له، عوام له او قوم له پکار دی چه په یکسوئی سره، دیرش کاله اوشو چه مونږه د خپلو بچو جنازے اوچتے کړے، مونږ د خپلو خویندو میندو جنازے اوچتے کړے، مونږ د پلارونو او نیکونو جنازے اوچتے کړے او په صبر صبر باندے دا وطن په وینو باندے سور شو۔ دا زمونږ نه یو توکل غواړی، زمونږ نه همت او جرات غواړی او په دیکښے د زبر او زیر فرق کول نه غواړی، ایمان تیرول غواړی او د دے دهشت ګردئ خلاف د یرے نه بغیر ښه په ایماندارئ باندے نیغ په نیغه جهاد کول غواړی او چه ترڅو پورے دا خلق ختم شوے نه وی نو تر هغے پورے بله لار نشته دے۔ جناب سپیکر صاحب، امریکه چه دلته یو لوئے قوت دے او د نائن الیون اوس تازه تازه لس کاله پوره کیدو والا وو، زمونږ نه ډیر تپوسونه شوی دی، دا نائن الیون ولے اوشوه، څنګه اوشوه؟ په هغه تفصیل کښے نه ځم خو لس کاله اوشو او تر اوسه پورے د امریکے، د

پاکستان او د افغانستان اعتماد بحال نه شو، مرګونه سیوا کیږی، دهماکے سیوا کیږی او دلته د دوئ په خپلو کښے اعتماد نه بحال کیږی نو چه امریکه، افغانستان او پاکستان وائی چه دهشت ګرد ختموؤ او پخپلو کښے اعتماد نه بحال کیږی نو دا څنګه ممکن ده چه دهشت ګردی به ختمه شی؟ لهذا زمونږ په خاوره دا لوبه کیږی، مونږ مرو او مونږ شهیدان کیږو. مونږ د امریکے، د پاکستان او د افغانستان په اقتدار باندے ناست هغه ملګرو ته وایو چه تاسو په خپلو کښے د اعتماد فضاء بحال کړئ. د اسامه نه پس په هغے کښے نور هم خلیج پیدا شوے دے ځکه دا واقعات سیوا شوی دی، لهذا مونږه دوئ ته خواست هم کوؤ او د د منتخب اسمبلئ په ذریعه مونږه ټول شریک یو، که حکومت دے او که اپوزیشن دے، د دے خاورے د امن د پاره مونږ په بین الاقوامی قوتونو باندے پریشر هم اچوؤ چه بس مونږه نور د بد اعتمادئ دغه زور نه شو زغملے، پکار ده چه اعتماد بحال شی او نیغ په نیغه د دوئ خلاف کارروائی اوشی او بیا هم ورته وایو، که ستا اعتماد نه بحال کیږی، دا دهشت ګردی به نه ختمیږی، ځان په غلط فهمئ کښے نه اچوؤ. جناب سپیکر صاحب، اشارے چه څنګه ملاویږی، زهٔ ډیر ورکوټے سړے یم، دومره غټے خبرے زما سره نه بنائی، کومے اشارے چه ملاویږی، حالت د دے نه مخکښے سخت راروان دی، اوس د دے نه سخت حالات چه راروان دی او په شپیلئ کښے دا خبره کیږی چه پینځلس کاله نور قربانو ته ځان تیارول غواړی نو چه نن زما د خپلو بچو سکول، زما هسپتال، زما جمات، زما دا حجرے، زما دا کور او دا لارے کوڅے په خطره کښے دی نو چه زه پینځلس کاله نور دا حالات تیر کړم، زما به څه حال وی؟ نو چه زه په دمه دمه باندے او په دے طریقه ختمیږم چه بین الاقوامی مفادات به پوره کیږی او زهٔ به قربانیږم نو پکار دا ده چه دوئ په پخپلو پالیسو غور اوکړی، که داسے نه وی او د دوئ اعتماد نه بحال کیږی نو مونږ د خیبر پختونخوا د خاورے د اوسیدونکی په حیثیت دا لوظ کوؤ چه مونږ د خپلے خاورے حفاظت کوؤ، که د دوئ اعتماد بحال کیږی او که نه، مونږ به د سرونو په قیمت د دوئ خلاف جهاد جاری ساتو. جناب سپیکر صاحب، زهٔ د دے شهیدانو، د دغه بچو، دا د چا چه پینځه بچی شهیدان شوی دی، پینځلس زخمیان شوی دی، تاسو سوچ اوکړئ چه دوئ

کورونو ته وړی، د هغوی په مور او پلار به څه تیریږی؟ زمکه هغلته ګرمه وی چه چرته هور بلیږی، خبرے په کولو ډیرے آسانے وی خو په عمل کښے ډیرے ګرانے وی۔ جناب سپیکر صاحب، ډیر په اهم موقع باندے چه نن دا کومه خبره مونږه کوؤ، د دے موقعے د مناسبت سره په مونږ کښے د خدائے یؤ والے راوستو، اتفاق و اتحاد په مونږ کښے راغلو او په دیکښے مونږ د پارټو سیاست ختم کړو ځکه چه د پارټو نه بالاتر سوچ پکار دے، په دے وخت کښے د سیاسی پارټو د سیاست او زمونږه د خپل مفاد خبره نشته بلکه د قومی مفاد خبره ده او د سیاسی پارټو د سوچ نه بره سوچ او قومی سوچ به کوؤ او مونږه ټولے دنیا ته آواز کوؤ، پاکستان ته آواز کوؤ، په دے ځائے کښے چه کوم قوتونه د یو بل سره نبرد آزما دی، هغوی ته آواز کوؤ او د دے آواز نه پس دے خپل قام ته آواز کوؤ چه د دے خلقو جهاد ته ملا تړو ځکه چه یو یو بچے راله وژنی او مونږه ئے تماشه کوؤ، دا ډیره بے غیرتی ده چه هور په کورونه بلیږی، مونږه ئے تماشه کوؤ او دا نوره هم بے غیرتی ده چه دلته زمونږ جماتونه شهیدان کیږی، مونږ ئے تماشه کوؤ، دا نوره هم بے غیرتی ده۔ په یو هیله او بهانه دوئ له موقع ورکول نه دی پکار او جهاد ته ملا تړل پکاردی او زما په لوئے خدائے بهروسه ده، انشاء اللّٰه تعالیٰ که مونږه ایمان تیر کړو، مونږ د چا نه په دے خبره کښے کم نه یو، مونږ په بین الاقوام باندے هم پریشر راوړے شو، دلته په پالیسی ساز ادارو باندے هم پریشر راوړے شو او د دے خپلو حالاتو د تبدیلئ د پاره هم زور راوړے شو۔ سپیکر صاحب، دلته دوئ یوه خبره ورسره تړلے او کړه چه دلته زمونږه روډونه بند دی، یقیناً چه ډیر مشکل دے او تاسو مشران یئ، تاسو، پارلیمانی لیډران او دا دوئ چه میټنګ کوئ، په خپلو کښے چه تاسو څه فیصله کوئ، مونږ د داسے فیصلو نه مخ نه اړوؤ او یقیناً چه یو مشکل هم شته او یو خبره هم شته، بیګاه هم د هغے په سلسله کښے پولیس ټوله شپه ویخه تیره کړے ده او یو خبر وو او هغه ځائے کښے مورچه زنی هم اوشوه او یو بل ته مخامخ هم شو، بهرکیف د دے ټول صورتحال نه باوجود که دلته منتخب ملګری چه تاسو د دوئ د سرونو د بچ کیدو خبره کوئ، تاسو د دوئ د حفاظت خبره کوئ او متفقه طور د دے خلقو، د دے ملګرو دا صلاح وی چه دا روډونه د کهلاؤ شی نو تاسو یقیناً چه د اسمبلئ کوم

پروټیکشن دے او د دے د ګیټونه چه کوم پروټیکشن دے، د هغے د پاره خو تاسو انتظام ضرور کولے شئ خو زما به دا خواست وی ځکه چه ستاسو په مشرئ کښے خبره ده، د حکومت د طرف نه تاسو ته مونږ خواست کوؤ چه دا روډونه کهلاؤ کړئ۔ (تالیاں) او د دے روډونو د کهلاویدو مشکلات به ضرور وی خو چه مونږ ټول دے ته غاړه ایږدو او مونږه وایو چه قربانئ ته غاړه ایږدو نو مونږ قوم ته یو پیغام ورکوؤ، پکار خو دا وه چه دا اسمبلی په دے ځائے کښے نه وے نو ډیره به ښه وه ځکه چه دا اسمبلی بذات خود داسے ځائے کښے جوړه شوے ده چه په دے ځائے کښے لږ هم د سیکورټی د پاره بندوبست اوکړے نو ټولے لارے بندے شی خو اوس یو کار شوے دے نو لږ ډیر د ګیټونو او ورسره دا خپل تحفظ لازم دے خو د نورو لارو د ټریفک داسے سسټم، په رشتیا په ایماندارئ باندے زهٔ وایم چه دا طرف هم بالکل بند دے او دا طرف هم بند دے او چه بند شی نو بیا تر یونیورسټئ پورے بند وی او داسے تر کوهاټ روډ پورے بند وی نو چه قوم ته کوم تکلیف وی نو مونږ خو د ښے د پاره کار کوؤ خو د قوم د زړهٔ نه ډیر آزار اوځی او هغوی د ډیر تکلیف په بنیاد چه کومے خبرے کوی، لکه هسپتال ته مریضان نه شی راتلے، زخمیان په وخت نه شی راتلے، بیماران په لاره نه شی تلے، د خلقو ضروری کارونه نیمګړی پاتے شی نو سپیکر صاحب، هر څه مشکل چه وی، ضرور به وی خو یو خواست کوؤ چه د دے خبرے که تاسو دغه رنګ یو فیصله اوکړه چه دا لارے د کهلاؤ شی او د خپلو سرحداتو چه کوم زمونږ د اسمبلئ دلته دی او دا پروټیکشن نور هم سیوا شی نو دا به ډیره مناسب خبره وی۔ بل د لکی مروت په حواله خبره اوشوه۔ په دیکښے شک نشته چه د لکی مروت واقعه شوے وه، مونږ ترے په هغه ساعت خبر وو، مونږ په په هغه ساعت خپل Reaction ښودلے دے، وزیر اعلیٰ صاحب خپل Reaction ښودلے دے، زمونږه ټوله لوکل انتظامیه هغلته موجود وه او زهٔ په دے سلسله کښے د هغه ځائے د ټولو ممبرانو مشکور یم خو زه د خپلے یاسمین ضیاء بی بی ډیر مشکور یم چه هغه په هغه موقع باندے بالکل تلے ده او په هغه موقع خاصکر د ټرانسفارمر غټه مسئله راپیښه شوه نو په هغه موقع مو احکامات جاری کړی دی او په هغه ټائم باندے ټرانسفارمر هغوی ته رسیدلے دے او بیا د هغے نه پس چه

کوم شهیدان شوی دی، دا زمونږه سټینډرډ پالیسی ده، په دیکښې د اعلان ضرورت نشته دے ، هغوی ته به هم هغه رنګ خپل پیکج ملاویږی، کوم چه زمونږه د ټولے صوبے د پاره پیکج دے او څنګه چه هلته زخمیان شوی دی، د هغوی د پاره به هم هغه رنګ پیکج وی او بیا دوئ وائی چه هلته لوکل خلقو ته تکیلف دے ، بالکل زمونږ د پولیس ملګری دلته ناست دی چه د کومو خلقو هلته کورونه وو او تر دے وخته پورے هغه لیګل وو نو پولیس والا د داسے حرکت نه کوی چه پبلک ته تکلیف اورسی او دغلته د پولیس خپله کارروائی ایساره کړی چه تر څو پورے مونږه د لوکل خلقو او د هغوی د نمائندګانو اطمینان نه وی کړے ، تر هغے پورے د نه په هغه ځائے کښے د چا خلاف اقدام کوی او نه د د هغوی زړونه خفه کوی ځکه چه په دے وخت کښے د دے خبرے ضرورت نشته دے او زما یقین دے چه د دے موقعے په مناسبت دعا کیږی نو د ټولے صوبے شهیدان خصوصاً زمونږه ماشومان، بیا زمونږ زخمیان، بیا ورپسے د لکی مروت او بیا زمونږه شیر خان د عوامی نشینل پارټئ چه هغه ټارګټ شوے دے او هغه شهید شوے دے ، د هغوی د پاره به په شریکه باندے دعا کوؤ۔ ډیره مهربانی، شکریه۔

دعائے مغفرت

<u>جناب سپیکر</u>: حافظ اختر علی صاحب، پلیز۔ د دعا چه کوم سوال اوشو، د ټولو شهیدانو د پاره دعا اوکړئ جی۔

<u>حافظ اختر علی</u>: جناب سپیکر صآحب، شکریه۔ زه دعا کومه خو د دعا نه مخکښے یو خبره دا کوم جی چه یقیناً دا کوم حالات، دا کوم واقعات او صدمات چه مونږ ته مخامخ دی، په دے باندے مونږه ټول درد مند یو او ډیر غمژن یو۔ الله رب العالمین د مزید د دغے امتحانونو نه دا قوم بچ کړی خو یو خبره جی کوم چه په هغے کښے مونږه ټول ناکامه یو او هغه دا ده چه تر اوسه پورے یو دهشت ګرد ته خواه که هغه امریکنے دے ، که د ریمنډ ډیوس په شکل کښے دے ، که هغه پاکستانے دے ، که هغه د طالب په شکل کښے راځی، که هغه د مذهب په لباده کښے راځی او که هغه په سیکولر جامه کښے راځی او چه مونږه بار بار وایو چه رنګے هاتھوں ګرفتار شو نو پکار خو دا وه چه اوسه پورے په جناح پارک کښے

یا په آرمی سټیډیم کښې یو داسې عبرتناکه سزا هغه ته ملاؤ شوې وې چه د آئنده د پاره یو نمونه جوړه شوې وې (تالیاں) لیکن نن مونږ ټول قوم په دیکښې ناکام یو او زه به صرف دومره اووایمه چه:

وائے ناکامی متاع کاررواں جاتا رہا کارروان کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

سپیکر صاحب، تر اوسه پورې یو عبرتناکه سزا چا ته ملاؤ شوې نه ده او دا ناکامی به مونږه منو، دا ناکامی یقیناً که مونږه نه تسلیموؤ نو دا به زمونږه کمزوری وی۔ د دې حل جی دا نه دې، صرف خبرې نه دی، د دې حل هغه عملی اقدامات دی، پکار دا ده چه د قانون مطابق دهشت گردو ته داسې سزا ملاؤ شی چه هغه د ټولې دنیا، چه څوک زمونږه په بچو پورې لوبې کوی، زمونږه د جماتونو سره لوبې کوی، زمونږه د مدارسو سره لوبې کوی، زمونږه د علماء وینې توئې شوې، زمونږ د پولیس د ورونړو وینې توئې شوې او دغه شان زمونږ د آرمی د ورونړو وینې توئې شوې، لهذا بلا تفریق د هغو خلاف عملی اقدام او عملی کارروائی پکار ده۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس کیلئے میں ایک خصوصی نشست رکھونگا، جس میں جتنے بھی بھائی ہیں، سب بولیں گے اور اپنی اپنی آراء آپ سب بیاں کریں گے۔ دعا کریں جی۔

حافظ اختر علی: یوه دعا د ټولو د پاره اوکړئ۔

(اس مرحلہ پر شہداء کیلئے دعائے مغفرت کی گئی)

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: ان معزز اراکین نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں، جن میں: حاجی اورنگزیب خان صاحب اور محمود عالم صاحب نے 13-09-2011 و 14-09-2011 جبکہ یاسمین ناز لی جسیم صاحبہ نے 13-09-2011 کیلئے رخصت طلب کی ہے تو Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

الحاج ثناء اللہ خان میانخیل: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: یو منٹ، تھوڑا سا میں ایجنڈا آگے بڑھاؤں۔ The honourable Minister for Zakat and Ushr Khyber Pakhtunkhwa, to please introduce before the House the Khyber Pakhtunkhwa Zakat and Ushr Bill, 2011.

نماز قضا ہو رہی ہے، مفتی صاحب اکیلے جاتے ہیں اور ہمیں یاد ہی نہیں کراتے۔ وزیر زکواۃ اینڈ عشر کہاں پھر رہے ہیں؟

(قہقہے)

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا، زکواۃ و عشر، مجریہ 2011 کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Ji honourable Minister Sahib for Zakat and Ushr, please.

Mr. Zarshaid Khan (Minister for Zakat and Ushr): Janab Speaker, I beg to move Zakat and Ushr Khyber Pakhtunkhwa Bill, 2011 for consideration of the House, for approval; thank you.

Mr. Speaker: Introduction, introduction. The honourable Minister for Zakat and Ushr Khyber Pakhtunkhwa, to please introduce before the House the Khyber Pakhtunkhwa Zakat & Ushr Bill, 2011. only introduction.

جناب محمد جاوید عباسی: منسٹر صاحب تو Consideration کیلئے-----

جناب سپیکر: جی جی، بس خالی وہ، اردو کښے اووایه خیر دے، پښتو کښے اووایه، پښتو کښے اووایه، دا زکواة و عشر----

وزیر زکواۃ و عشر: ٹھیک ہے جی، ٹھیک ہے۔

(قہقہے)

وزیر زکواۃ و عشر: میں زکواۃ و عشر بل خیبر پختونخوا 2011 (قہقہہ) Consideration کیلئے پیش کرنا چاہتا ہوں۔

(قہقہے)

Minister for Zakat and Ushr: I introduce the bill in the House, I may be allowed, Sir-----

(قہقہے)

Mr. Speaker: It`s okay, it`s okay; it stands introduced.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت شہری غیر منقولہ جائیداد ٹیکس، مجریہ 2011 کا واپس لیا جانا

Mr. Speaker: The honourable Minister for Excise and Taxation Khyber Pakhtunkhwa, to please move that Urban Immovable Property Tax (Amendment) Bill, 2011 may be taken into consideration at once.

جناب لیاقت علی شباب (وزیر آبکاری و محاصل): تھینک یو، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، د دے بل د پیش کولو نہ مخکبنے لږ غوندے وضاحت کول ضروری گنړم۔ چہ کلہ دا بل مونږ ھغہ ټائم اسمبلئ تہ راوړو جی، کلہ چہ مونږ دا پیش کړے وو نو زمونږه د اپوزیشن د بنچونو نہ قابل احترام محترم مفتی کفایت اللہ صاحب یو ریکویسټ کړے وو چہ انډسټریل زونز چہ کوم دی، دا د یو کال د پارہ مہ Exempt کوئ بلکہ د اتھارہ میاشتو د پارہ Exemption ورکړئ خو چونکہ دا بل پینډنگ پروت وو جی او پہ دغہ دوران کبنے چونکہ زمونږ د اپوزیشن قابل احترام ورور یو Suggestion ورکړے وو نو زمونږ پہ کیبنټ میټنگ کبنے بیا دا Decision واغستے شو چہ زمونږ د ملک چہ کوم حالات دی، پہ ھغے کبنے زمونږ انډسټری ډیرہ پہ زوال باندے دہ نو بیا ھلتہ زمونږ گورنمنټ Decision واغستو او دغہ د فنانس ایکټ د لاندے، چونکہ د اسمبلئ سیشن نہ وو نو د فنانس ایکټ د لاندے لکہ دا Exemption مونږه د درے کالو د پارہ ورکړو، یعنی د 2013 د پارہ (تالیاں) څکہ چہ زمونږ د اپوزیشن د ملگرو پہ دیکبنے Input شامل وو چہ دا لږ زیات کړئ نو اوس چونکہ دا Withdraw کول غواړی، دا اجلاس وو نہ جی، د ھغے نہ مخکبنے بجټ اجلاس وو، پہ ھغے کبنے ھم دا نہ وو راغلے نو چونکہ د فنانس ایکټ سرہ دا دغہ شوے دے نو زهٔ د Withdrawal د پارہ دغہ کوم جی۔ I beg to move under sub rule (1) of rule 107 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, that the leave may be granted to withdraw the Khyber Pakhtunkhwa Urban Immovable Property Tax (Amendment) Bill, 2011, as introduced in the House on 29th April, 2011.Thank you ji.

(Applause)

جناب سپیکر: شکریہ۔ اسی طرح زکواۃ و عشر کے سیکرٹری صاحبان اور پورے ڈیپارٹمنٹ کو بھی میں انسٹرکشنز دیتا ہوں کہ اسی طریقے سے اپنے منسٹر صاحب کیلئے پوری تیاری کر کے ان کی فائل سامنے رکھا کریں، اسی طرح Blindly ان کو، خالی پیسے تقسیم کرنا نہیں ہیں کہ پیسے تقسیم کر واور لیجسلیشن پر اتنا بھی نہ سمجھو، کم از کم اس کا ذرا خیال رکھیں۔

(شور)

Mr. Speaker: Now the motion before the House is that the honourable Minister for Excise and Taxation may be allowed to withdraw the Khyber Pakhtunkhwa Urban Immovable Property Tax (Amendment) Bill, 2011? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The bill stands withdrawn.

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر صاحب! زۂ لږه غونډے خبره کوم۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر!

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر!

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: اودریږئ، دا اوس Withdraw شو جی۔ تاسو مونځ کړے دے او زمونږ غاړے بندے۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: شکریه ئے ادا کوم۔

جناب سپیکر: بیا ورشه ورپسے او هلته ئے شکریه ادا کړه جی۔

(شور)

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب! میں۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر صاحب! زمونږ یو متفقه۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: هاں، اودریږه مفتی صاحب! ضروری څیزونه مے پریښودل، دا څه شے دے؟

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! یہ تو ہماری متفقہ قرارداد ہے، آپ ہمیں۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: موؤ کریں نا، کون کہتا ہے؟

(شور)

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: اودریږئ جی، پہ دے پسے، پہ دے پسے۔

(قطع کلامیاں/شور)

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر! اس میں ہمارا۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: سپیکر صاحب! زمونږه متفقه۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: ایک منٹ، ذرا ایک منٹ، آپ سارے بیٹھ جائیں۔

جناب عبدالاکبر خان: آپ Rule 240 کے تحت۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کس چیز کیلئے؟

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، یہ ایک قرارداد ہے اور اس پر تقریباً تقریباً سارے پارلیمنٹری لیڈرز صاحبان نے دستخط کئے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: کس چیز کے بارے میں؟

جناب عبدالاکبر خان: یہ قرارداد اسمبلیوں کے متعلق ہے۔

جناب محمد جاوید عباسی: سب نے نہیں کئے ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: میں نے کہا، بہت سے ہیں۔

جناب محمد جاوید عباسی: ہم نے نہیں کئے ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، میں نے کہا کہ بہت سے ہیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: جناب سپیکر! Rule 240 کے تحت Rule 124 کی Suspension کی اجازت دیکر مجھے قرارداد پڑھنے کی اجازت دی جائے۔

<u>جناب سپیکر</u>: نہ، دستخط شوے قرارداد راغلے دے۔ Is it the desire of the House that rule 124 may be relaxed under rule 240 to allow the honourable Members and Minister to move their resolution? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. The honourable Members and Ministers are allowed to please move their resolution.

ملک میں جمہوریت کے استحکام کے حق میں قرارداد

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: جناب سپیکر! پھر تو پڑھیں گے، سارے آنریبل ممبرز نے اس پر جو دستخط کر دیئے ہیں، وہ پڑھیں گے۔

جناب سپیکر، ملک خداداد پاکستان بڑی عظیم تر قربانیوں کے بعد دنیا کے نقشے پر نمودار ہوا اور ایک انتھک جدوجہد کے بعد پاکستانی عوام نے جمہوریت کو اپنا بہترین نظام قرار دیا۔ پاکستان بننے کے بعد کئی رہنماؤں نے جمہوری اقدار کو پروان چڑھانے کی خاطر مثالی جدوجہد کی اور بے پناہ قربانیاں پیش کیں، اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا اور پاکستان کے دیگر کئی رہنماؤں کو ملک بدر ہونا پڑا اور کئی اور اہم رہنما جیلوں میں زندگی کا بیشتر حصہ گزار گئے۔ اسی جدوجہد میں سینکڑوں ہزاروں عوام نے بھی قیمتی جانوں کے نذرانے پیش کئے، نیز حالیہ اور گزشتہ ادوار میں اے این پی کے سربراہ محترم اسفندیار ولی خان، جمعیت علماء اسلام فضل الرحمان گروپ کے قائد حضرت مولانا فضل الرحمان اور پاکستان پیپلز پارٹی شیر پاؤ کے قائد جناب آفتاب احمد خان شیر پاؤ صاحب پر قاتلانہ حملے بھی جمہوری نظام کے خلاف ایک گھناؤنی سازش تھی۔۔۔۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: جناب سپیکر! اس میں انہوں نے امیر مقام کا نام نہیں لکھا، اس میں امیر مقام صاحب کا نام نہیں ہے جو کہ وہ بھی Add کرنا چاہیئے۔ ان پر بھی قاتلانہ حملہ ہوا ہے اور ان کا نام بھی Add کرنا چاہیئے۔

<u>جناب سپیکر</u>: ان کا بھی بولیں، ن کا نام ڈالیں، بولیں بولیں۔

جناب عبدالاکبر خان: اچھا۔ جناب سپیکر! پاکستان مسلم لیگ (ق) کے صوبائی رہنما امیر مقام صاحب پر قاتلانہ حملے بھی جمہوری نظام کے خلاف ایک گھناؤنی سازش تھی اور اس طرح موجودہ جمہوری نظام کیلئے محترمہ بے نظیر بھٹو شہید نے حال ہی میں اپنی جان کا نذرانہ دیا اور جمہوریت کے خلاف۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ذرا سیریس بیٹھیں، سیریس رہیں، وزراء صاحبان باتیں نہ کریں۔

جناب عبدالاکبر خان: جمہوریت کی بحالی کی کوششوں میں پیش کیا، لہذا یہ اسمبلی متفقہ طور پر مطالبہ کرتی ہے کہ ایسے عناصر جو کہ جمہوری بساط لپیٹنے کے درپے ہیں، ان کے مذموم عزائم کا قلع قمع کیا جائے اور موجودہ جمہوری اسمبلیاں آئین کے تقاضوں کے مطابق جمہوریت کے استحکام کیلئے اپنی پانچ سالہ مدت ہر صورت پورا کریں گی اور ہم غیر آئینی اور غیر جمہوری طریقے سے اسمبلیوں کی پانچ سالہ مدت کو مختصر کرنے کی ہر سازش کو مسترد کرتے ہیں۔

جناب سپیکر، یہ پھر جو بھی آنریبل ممبر پڑھنا چاہے تو۔۔۔۔۔

(شور)

جناب عبدالاکبر خان: ہاں، اس پر سکندر خان شیرپاؤ صاحب کے دستخط ہیں، اس پر میاں افتخار حسین صاحب کے دستخط ہیں، اس پر لودھی صاحب کے دستخط ہیں، بی بی نگہت اورکزئی کے دستخط ہیں، مولوی کفایت اللہ صاحب کے دستخط ہیں تو جناب سپیکر، ان سارے آنریبل ممبرز کے دستخط ہیں، اگر کوئی پڑھنا چاہے تو بے شک پڑھ سکتا ہے اور اگر نہیں تو اس کو جوائنٹ سمجھ کے۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: امیر مقام صاحب کا نام اس میں۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: وہ ڈال دیا ہے، میں نے بول لیا ہے نا، میں نے لیا ہے نا؟

(شور)

جناب سپیکر: ابھی ابھی۔۔۔۔۔

(شور)

جناب عتیق الرحمان: سپیکر صاحب! زمونږه خو۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: سر! یہ قرارداد جو کہ ڈرافٹ کی گئی ہے، اس کو As amended کیونکہ امیر مقام صاحب کا نام As amendment آیا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: جس طرح پیر محمد خان صاحب بھی شہید ہوئے تھے نا؟

(شور)

جناب عبدالاکبر خان: اس میں شامل کر لیتے ہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! انہوں نے امیر مقام کا نام بھی شامل نہیں کیا۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ امنڈمنٹ میں ہو گیا ہے۔ ابھی کوئی اور دوست پڑھنا چاہتا ہے؟

(شور / قطع کلامیاں)

جناب عبدالاکبر خان: سر! مجھے ووٹ چاہیئے، ووٹ۔ سر، میری قرارداد کو پاس کیا جائے؟

(شور / قطع کلامیاں)

جناب عتیق الرحمان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: یہ ابھی جن کے والد صاحب فوت ہوئے ہیں، ان سب کے، غنی خان، یہ جو ابھی اس طرح-----

ایک آواز: پیر محمد خان صاحب بھی-----

(شور)

جناب سپیکر: ہاں، ان کا بھی نام شامل کریں نا۔ ابھی ایسا ہے کہ وقت چونکہ مختصر ہے، آپ سب صاحبان کی طرف سے یہ Amended قرارداد آ گئی اور جو موجودہ ممبران صاحبان بیٹھے ہیں، ان کے والدین کے نام بھی شامل کئے جائیں، جن میں غنی الرحمان صاحب ہنگو سے اور پیر محمد خان شانگلہ سے تو ان کے نام بھی، وہ بار بار کھڑے ہو رہے ہیں تو ان کے نام بھی اس میں شامل کریں اور آپ As amended یہ دوبارہ ڈرافٹ-----

جناب عبدالاکبر خان: وہ نام ہم نے شامل کر دیئے ہیں۔

جناب سپیکر: وہ ہو گئے ہیں۔ The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be adopted?-----

(شور / قطع کلامیاں)

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر! اس پر ہمارے دستخط تو نہیں ہیں اور یہ کیا ہے؟ اس ملک میں تو جمہوریت نہیں بلکہ ان کی خواہشات کے مطابق-----

(قطع کلامیاں / شور)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: یہ ان سے ڈرتے ہیں، اسلئے اس قرارداد کی مخالفت کرتے ہیں جناب سپیکر۔ جناب سپیکر!-----

(شور)

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں، آپ بیٹھ جائیں، میں Repeat کرتا ہوں، اب میں Repeat کرتا ہوں، میں دوبارہ کرتا ہوں-----

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر! یہی تو وہ لوگ ہیں، یہ آپس میں ملے ہوئے ہیں اور حقیقت میں جمہوریت کے یہی مخالف ہیں۔ یہی تو وہ لوگ ہیں، یہ (ق) لیگ والے اور یہ آپس میں ملے ہوئے ہیں اور حقیقت میں جمہوریت کے یہی مخالف ہیں۔

(تالیاں)

(شور / قطع کلامیاں)

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! یہ غلط کہہ رہا ہے، ہم نے کبھی بھی جمہوریت کی مخالفت نہیں کی۔

(شور)

جناب سپیکر: یہ جو قرارداد پیش کی گئی Those who are in favour of it may say 'Yes'.

Voices: Yes.

Mr. Speaker: Those who are against it may say 'No'.

Mr. Muhammad Javed abbasi: No.

(Applause / Pandemonium)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the resolution is adopted-----

Voices: Unanimously.

(شور / قطع کلامیاں)

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: نہیں، آپ Oppose کرتے ہیں؟-----

(شور / قطع کلامیاں)

جناب عبدالاکبر خان: یہ ایسی بات-----

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر! میں یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ کیسا-----

جناب سپیکر: ایک آپ کا نام آیا ہے، With one vote-----

جناب محمد جاوید عباسی: یہ خود ہی خلاف ہیں اور خود۔۔۔۔۔

(شور/قطع کلامیاں)

Mr. Speaker: With majority, by majority.

(Pandemonium)

Voices: Unanimously.

جناب سپیکر: نہ Unanimously وو، یو مخالفت کړے وو۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سپیکر صاحب! یہ قرارداد کی مخالفت کر رہے ہیں، اپنے ضمیر کے مطابق بات بھی نہیں کر سکتے۔

جناب عبدالاکبر خان: وہ تو Unanimously پاس ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، ایک نے مخالفت کی تھی، جاوید کا نام مخالفت میں آیا ہے، یہاں آپ نے مخالفت کی ہے۔

جناب محمد جاوید عباسی: میں نے سائن نہیں کئے، میں نے سائن نہیں کئے۔ ہم نے کہا ہے کہ یہ کیا طریقہ کار ہے؟ ہمیں۔۔۔۔۔ (قہقہہ)

(شور)

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! بس یہ Unanimous ہو گیا۔ (قہقہہ)

(شور)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

(شور/قطع کلامیاں)

جناب محمد جاوید عباسی: یہ جمہوریت کی بات کرتے ہیں لیکن۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: جاوید صاحب!۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: بی بی! آپ بیٹھیں۔ The sitting is adjourned till 03:00 pm of Friday afternoon.

(اسمبلی کا اجلاس بروز جمعہ مورخہ 16 ستمبر 2011 بعد از دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)